بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
Weekly
BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

ارشاد باری تعالیٰ

عدل واحسان: اسلامی معاشرے کی مضبوط بنیاد

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۹۱﴾ (سورۃ النحل:91)

ترجمہ: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

❁ جلد 75 ❁ شمارہ 22 ❁ 10 ذوالحجہ 1447 ہجری قمری ❁ 28 ہجرت 1405 ہجری شمسی ❁ 28 مئی 2026ء (www.akhbarbadr.in)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام کا حسنِ اخلاق: امن، سلامتی اور رحمت کا پیغام

❁ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَلۡخَلۡقُ عِیَالُ اللّٰہِ، فَأَحَبُّ الۡخَلۡقِ إِلَی اللّٰہِ مَنۡ أَحۡسَنَ إِلٰی عِیَالِہِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کی عیال (زیر کفالت) ہے، اور مخلوق میں سے وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے۔

[مشکوۃ المصابیح / کتاب الآداب/ حدیث:4998]

❁ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ''اَلرَّاحِمُوۡنَ یَرۡحَمُھُمُ الرَّحۡمٰنُ، اِرۡحَمُوۡا مَنۡ فِی الۡأَرۡضِ یَرۡحَمۡکُمۡ مَنۡ فِی السَّمَاءِ'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، حدیث نمبر 4941

جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، حدیث نمبر 1924)

تبرکات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اسلام میں عدل اور احسان کی اہمیت

خدا حکم فرماتا ہے کہ تم عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ اپنے اپنے محل پر کرو۔ سو جاننا چاہئے کہ انجیل کی تعلیم اس کمال کے مرتبہ سے جس سے نظام عالم مربوط و مضبوط ہے منزل وفروتر ہے۔ اور اس تعلیم کو کامل خیال کرنا بھی بھاری غلطی ہے ایسی تعلیم ہرگز کامل نہیں ہوسکتی۔

(براہین احمدیہ، چہار، حصص، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۴۲۶، ۴۲۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروت وسلوک کرو اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علت و بے غرض خدا کی عبادت اور خلق اللہ کی خدمت بجالاؤ کہ جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے۔

(شحنۂ حق، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۶۱، ۳۶۲)

تفسیر کبیر سے اقتباس

عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کامل اسلامی تعلیم

حضرت مصلح موعود آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت میں تین باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تین باتوں سے رکنے کا حکم دیا گیا ہے اور بری باتوں سے روکنا رحمت پر دلالت کرتا ہے اور اچھی باتوں کے کرنے کا حکم دینا ہدایت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ آیت قرآن کریم کے جامع ہونے کی بہترین مثال ہے پھر اس میں اخلاقی امور کے سب مدارج کو جمع کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ آیت جامع ہوگئی ہے اور تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ کی بہترین مثال ہے۔ آیت کو ختم لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ پر کیا گیا ہے۔ تَذَکَّرَ کے وہی معنے ہوتے ہیں جو ذَکَرَ کے معنے ہیں پس اس کے معنے یاد رکھنے یا خدا تعالیٰ کی بڑائی کرنے کے ہیں۔ اور لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ کے معنے ہیں تا تم اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کو یاد رکھو یا یہ کہ تا تم اللہ تعالیٰ کی تحمید وتمجید کرو۔ اور چونکہ یہی دونوں مقصد ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس لئے اس آیت میں یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ اس تعلیم پر چل کر تم اپنی پیدائش کے مقصود کو پالو گے۔ دیکھو کس قدر چھوٹی سی آیت ہے اور کس طرح اس میں ان سب امور پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کا قرآن کریم کی فضیلت کے متعلق دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس ایجاز کے ساتھ ایسی تفصیل قرآن کریم کے سوا اور کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اور پھر کوئی اغلاق نہیں معمہ نہیں مضمون صاف ہے ہر عقلمند ایک ادنیٰ تأمل سے حقیقت کو معلوم کرسکتا ہے۔ اب میں آیت کے مضمون کو کسی قدر تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کے لئے ایک اثبات کا پہلو ہوتا ہے اور دوسرا نفی کا۔ کوئی چیز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے دونوں پہلو مکمل نہ ہوں۔ یعنی جن چیزوں کا اس کی تکمیل کے لئے موجود ہونا ضروری ہے وہ اس میں پائی جائیں اور جن چیزوں سے اس کی ذات میں نقص پیدا ہوتا ہو ان سے وہ پاک ہو۔ مکمل مذہبی تعلیم کے لئے تین ضروری خصوصیتیں مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے مکمل تعلیم کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ (1) یہ کہ وہ ان باتوں کے کرنے کا حکم دے جن سے روحانیت اپنے کمال کو پہنچ سکتی ہو اور ان باتوں سے منع کرے جو اس کمال سے محروم رکھنے والی ہوں۔ (2) یہ کہ وہ ایسا قانون تجویز کرتے وقت جو صرف ایک شخص یا قوم سے تعلق نہ رکھتا ہو بلکہ کثیر افراد اور کثیر اقوام سے تعلق رکھتا ہو ان تمام طبائع کا لحاظ رکھے جن کے لئے وہ وضع کیا گیا ہو۔ اور ایسے احکام دے جن پر ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق عمل کر سکے۔ (3) تیسری خصوصیت مکمل تعلیم میں یہ ہونی چاہیے کہ اس کے احکام بنی نوع انسان کے لئے قابل عمل ہوں اور ان سے کوئی فساد مذہب میں یا اخلاق میں یا عقل

بقیہ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22رمئی 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

یاد رہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ یکم اپریل 2026ء سے 5:30 PM پر نشر ہو رہا ہے۔ احباب اس کے مطابق خطبہ جمعہ حضور انور سُننے اور سُنانے کا انتظام فرمائیں۔ (ادارہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

جماعت احمدیہ برطانیہ کے انیسویں پیس سمپوزیم 16 مئی 2026ء کے موقع پر

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

NATIONAL PEACE SYMPOSIUM 2026
Islamabad - Tilford, Surrey
ABSOLUTE GLOBAL JUSTICE
THE FOUNDATION FOR TRUE PEACE
MAKHZAN TASAWEER
IMAGE LIBRARY

☆......اسلام کی بنیادی تعلیم تو یہ ہے کہ انسان دوسرے کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے یہ ایسا سنہرا اصول ہے کہ اگر دنیا اس اصول پر کاربند ہو جائے تو دنیا سچ مچ امن کا گہوارہ بن سکتی ہے

☆......ہم آہنگی اور انصاف کے لیے کوشش کیے جانا جماعت احمدیہ کا اہم ترین مقصد ہے جس کے لیے ہم مسلسل کوشش کرتے ہیں۔ اسی اہم مقصد کے حصول کے لیے ہم یہ کاوش بھی کرتے ہیں تا کہ تھوڑے ہی سہی، چند لوگوں تک تو ہمارا یہ حق اور انصاف کا پیغام پہنچے۔ یہی مقصد ہے جس کے لیے مَیں نے دنیا کے بڑے راہنماؤں کو خطوط لکھے

☆......اسلام نے صرف حلیفوں کے حقوق قائم نہیں کیے بلکہ حریفوں کے بھی حقوق قائم فرمائے ہیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت کی ہے کہ اگر تمہیں حکمت اور دانائی کی بات کسی اور قوم سے ملے تو اسے لے لو کیونکہ وہ تمہاری ہی گُم شدہ میراث ہے

☆......آج ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے ایک پُر امن دنیا چھوڑیں اور اس کے لیے اپنی اپنی کوشش کریں ورنہ بعد میں آنے والی نسلیں ہمیں قصوروار قرار دیں گی اور کہیں گی کہ تم نے کیسی تباہ شدہ دنیا ہمارے لیے چھوڑی ہے

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں دل کی گہرائیوں سے آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج ہمارے ساتھ اس تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ گذشتہ دو دہائیوں سے پیس سمپوزیم کا انعقاد کر رہی ہے اور اب دنیا کے بگڑتے ہوئے حالات کے تناظر میں لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ان سب کوششوں کا آخر عملی طور پر کیا فائدہ ہوا؟ یہ سوال پوچھا جانا بے شک درست ہے مگر ہمیں تو اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہم مسلسل بغیر تھکاوٹ اور اکتاہٹ کے کوشش کرتے چلے جائیں۔ پس دنیا میں مثبت تبدیلی اور انسانیت کی بقا کے لیے کی جانے والی کوششوں سے بڑھ کر اور کیا بہتر کاوش ہو سکتی ہے۔

اگر ہم جنگ، فساد، بدامنی، نفرت اور ناانصافیوں کا تدارک نہ کریں گے تو ہم آہستہ آہستہ تہذیب و تمدن کو اپنی آنکھوں کے سامنے تباہ و برباد ہوتا دیکھیں گے۔ اس تباہی کے اثرات اتنے تباہ کُن ہوں گے کہ آنے والی کئی نسلیں اس سے متاثر ہوں گی۔ دوسری عالمی جنگ کی تباہی کی تفاصیل انتہائی دل دہلا دینے والی ہیں مگر یاد رہے کہ اُس وقت صرف امریکہ وہ واحد ملک تھا جس کے پاس جوہری ہتھیار تھے مگر آج کئی ایسے ممالک ہیں جو جوہری طاقت کے حامل ہیں۔ نیز آج کے جوہری ہتھیار اُس دور کے ہتھیاروں سے کہیں زیادہ خطرناک اور تباہ کُن ہیں۔

آج مَیں بعض محققین اور مبصرین کے تجزیے آپ کے سامنے پیش کروں گا جن سے اندازہ ہو گا کہ سامنے نظر آنے والی تباہی کتنی خطرناک اور ہولناک ہو سکتی ہے۔ ان تباہ کُن ہتھیاروں کا استعمال درحقیقت ہمارے اپنے ہی بچوں اور آنے والی نسلوں سے جنگ کے مترادف ہے۔

آئرلینڈ کے صدر مائیکل ہیگنس نے اس بات کی تنبیہ کی تھی کہ ہم ایسے دَور میں داخل ہو چکے ہیں کہ جو جنگ کی دھمکیوں کا دَور ہے، جس دَور میں سفارتی کوششوں اور افہام و تفہیم کی بجائے انتشار، کشیدگی اور خون ریزی کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔

سلوواکیہ کے وزیر اعظم نے برملا کہا ہے کہ آج ہر شخص اپنی گفتگو میں ہتھیاروں اور تباہ کُن جنگوں کا بلا خوف و خطر ذکر کرتا نظر آتا ہے جس کی وجہ سے بدامنی اور بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔

اسلام کی بنیادی تعلیم تو یہ ہے کہ انسان دوسرے کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ یہ ایسا سنہرا اصول ہے کہ اگر دنیا اس اصول پر کاربند ہو جائے تو دنیا سچ مچ امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

جرمن چانسلر نے بھی ایران جنگ کے خلاف بیان دیا ہے، اور اس حوالے سے مَیں جس طرح جنگ مخالف ہر شخص کو سراہتا ہوں، یہاں جرمن چانسلر کی بھی تعریف کرتا ہوں مگر بیانات سے بڑھ کر عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ پالیسی اُمور میں اگر عملی اقدامات کا جائزہ لیا جائے تو وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

پوپ لیو نے ترکی میں تیسری عالمی جنگ کے آغاز کے متعلق بات کی اور کہا کہ تیسری عالمی جنگ اب آہستہ آہستہ لڑی جا رہی ہے۔

مَیں کہتا ہوں کہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ تیسری عالمی جنگ تو لڑی جا رہی ہے مگر لوگ اس سے انکار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ جنگ کی ہولناکیوں سے بزعمِ خود بچ سکیں۔

پھر سپین کے وزیر اعظم نے کہا کہ آپ ایک غیر قانونی بات کا تدارک ایک اَور غیر قانونی بات سے نہیں کر سکتے۔ چھوٹی چھوٹی جنگوں اور جھڑپوں کے نتیجے میں بڑی بڑی تباہ کُن جنگیں شروع ہو جایا کرتی ہیں۔ ایسے میں بہت احتیاط اور دانش مندی کے مظاہرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایک فریق کی طرف سے ناانصافی ہو تو یہ نہیں ہونا چاہیے کہ دوسرا فریق بھی ناانصافی کی راہ لے۔ آج بڑی طاقتیں انصاف اور عالمی قانون کو پسِ پُشت ڈال چکی ہیں۔ ان کے نزدیک اُن کے مفادات ہی سب کچھ ہیں۔

حکومتوں کا کام تو یہ ہے کہ وہ عوام کی بہبود کے لیے اقدامات کریں۔ ایسے فیصلے کریں جن کے نتیجے میں لوگوں کی زندگیاں آسان ہوں مگر آج کل کے حکمران تو ہر وہ کام کرتے نظر آتے ہیں جس سے لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہوں۔ یہ حکمران جنگوں کی آڑ لے کر اپنی ناکامیوں کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح دنیا کو ایک لامتناہی تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

ایک نامور امریکی دانشور نے حال ہی میں کہا ہے کہ مغرب میں بالعموم اور امریکہ میں بالخصوص ہر مسئلے کا حل فوجی طاقت کو سمجھ لیا گیا ہے۔ سفارت کاری کو فروغ دینے کی بجائے جنگ کو مسئلوں کا حل تصوّر کیا جاتا ہے۔ جہاں تک ایران جنگ کا تعلق ہے تو یہ جنگ انتہائی تکلیف دہ حالات کا پیش خیمہ ہے۔ ناانصافی اور دوہرے معیار کا ہر ایک کو نقصان لازماً ہوگا۔

اسلام کہتا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کی جائے۔ اسلام بدلے کی آگ کو بجھانے کی تعلیم دیتا ہے۔ بدلے کو اگر روا رکھا گیا ہے تو وہ صرف اسی حد تک جتنا کہ ظلم کیا گیا ہو۔

دنیا میں رائج انصاف کے ادارے تو اب ناکام ہو چکے ہیں۔ لیگ آف نیشنز جس طرح ناکام ہوئی تھی اُسی طرح اقوامِ متحدہ بھی ایک ناکام ادارہ بن چکا ہے۔ پانچ ممالک کے لیے ویٹو کا حق رکھا جانا انصاف کا خون ہے۔

کینیڈا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ آج طاقت ور کے لیے اَور قوانین ہیں اور کمزور کے لیے اَور قوانین ہیں۔ انسانی حقوق کا چارٹر بھی اب بس لفظی کارروائی رہ گیا ہے۔ اس کا کوئی احترام باقی نہیں۔

مغربی اقوام دوسرے چھوٹے ممالک پر استحصالی کارروائیاں کرتی ہیں اور اس کے لیے اب نیا جواز عورتوں کے حقوق کا تراشا گیا ہے کہ ہم نے عورتوں کو حقوق دلانے ہیں۔ جبکہ ان کا اصل چہرہ یہ ہے کہ ان ممالک کی جنگوں کے باعث ہزاروں عورتیں بے یار و مددگار کھلے آسمان کے نیچے، بے سروسامانی کے عالَم میں موجود ہیں۔

یورپی پارلیمان کے ایک ہسپانوی رکن نے کہا ہے کہ شام، عراق، لبنان اور اب ایران، ان سب ممالک پر ہونے والی کارروائیوں کا نتیجہ اب ہمارے سامنے ہے اور ہم جانتے ہیں کہ طاقتور ظالم اقوام اس قسم کے بہانے تراشتی ہیں تاکہ اپنی ظالمانہ جنگوں کا جواز پیدا کر سکیں۔

بطور مسلمان ہم جانتے ہیں کہ بہت سے لوگ اور تنظیمیں اسلام کا نام لے کر ظلم کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ پھر میڈیا ان کی کارروائیوں کو ہوا دے کر پیش کرتا ہے اور اس طرح اسلام کے خلاف غلط باتوں کو پھیلایا جاتا ہے۔ اسلام ہو یا کوئی اَور مذہب اُس کو بہانہ بنا کر یہ اظہار کرنا کہ ظلم اور بربریت کی وجہ وہ مذہب ہے یہ ظلم ہے۔

ہم آہنگی اور انصاف کے لیے کوشش کیے جانا جماعت احمدیہ کا اہم ترین مقصد ہے جس کے لیے ہم مسلسل کوشش کرتے ہیں۔ اسی اہم مقصد کے حصول کے لیے ہم یہ کاوش بھی کرتے ہیں تاکہ تھوڑے ہی سہی، چند لوگوں تک تو ہمارا یہ حق اور انصاف کا پیغام پہنچے۔ یہی مقصد ہے جس کے لیے مَیں نے دنیا کے بڑے راہنماؤں کو خطوط لکھے۔

مَیں نے اسرائیلی وزیر اعظم کو بھی خط لکھا اور تورات کی تعلیمات انہیں پیش کیں۔ اسی طرح ایرانی صدر اور دیگر مسلمان سربراہان کو بھی خطوط لکھے۔ برطانوی وزیر اعظم، امریکی صدر اور چینی صدر تک بھی یہ پیغام پہنچایا کہ وہ یہ غور کریں کہ کس طرح دن بدن دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اب تو انسانیت کی بقا کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ مگر افسوس! یہ سب ان باتوں کی طرف دھیان نہیں دے رہے۔ دنیا کے حالات واضح بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ سننا نہیں چاہتے۔ دنیا میں بڑھتی ہوئی جنگیں اسی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔

اسلام نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا تم انصاف سے دُور ہٹ جاؤ۔ قرآن کریم نے بڑی واضح تعلیم دی ہے کہ استقامت اختیار کرو اور انصاف قائم کرو۔ اور دوسروں کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ناانصافی سے کام لو۔ انصاف سے کام لینا تقویٰ کے قریب ہے۔

اسلام نے صرف حلیفوں کے حقوق قائم نہیں کیے بلکہ حریفوں کے بھی حقوق قائم فرمائے ہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت کی ہے کہ اگر تمہیں حکمت اور دانائی کی بات کسی اور قوم سے ملے تو اسے لے لو کیونکہ وہ تمہاری ہی گُم شدہ میراث ہے۔

دنیا کی اکثریت آج بھی امن کی خواہاں ہے لیکن اس کے لیے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ پوپ صاحب نے جیسے کہا ہے کہ تیسری عالمی جنگ مختلف حصوں میں تقریباً شروع ہو چکی ہے۔ مَیں ڈرتا ہوں کہ اس عالمی جنگ میں جو تباہی ہوگی وہ گذشتہ عالمی جنگوں کے مقابلے میں انتہائی تباہ کُن ہوگی۔

آج ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے ایک پُرامن دنیا چھوڑیں اور اس کے لیے اپنی اپنی کوشش کریں۔ ورنہ بعد میں آنے والی نسلیں ہمیں قصوروار قرار دیں گی اور کہیں گی کہ تم نے کیسی تباہ شدہ دنیا ہمارے لیے چھوڑی ہے۔

پس یہ پیس سمپوزیم اسی مقصد کے لیے ایک کوشش ہے۔ خدا کرے کہ یہ امید کی پہلی کرن بن جائے اور دنیا اس دَور میں امن کی ضرورت کو سمجھے۔ اللہ کرے کہ جنگ کے بادل چھٹ جائیں اور امن کی صبح روشن ہو۔ آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سات بج کر ۹ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹیج پر کھڑے کھڑے مین ٹیبل پر موجود مہمانان کرام کو شرف ملاقات بخشا اور ان سے مختصر گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور پونے آٹھ بجے کے قریب ایوانِ مسرور سے تشریف لے گئے۔

(باقی رپورٹ پیس سمپوزیم آئندہ شمارہ میں) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2026ء)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں
اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا :

”یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من وعن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور (اسکے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔ (سورۃ الانفال: 28)

طالب دعا : بی۔ ایم۔ خلیل احمد ولد مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

خطبہ جمعہ

- ”وہ شخص جو تمہیں سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے“ (حضرت مسیح موعودؑ)

- مَیں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں۔ ان کے دعاوی پر میرا اعتقاد نہیں۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہو لیکن مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا قائل ہوں۔ مَیں وکیل ہوں اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں۔ اور ہزاروں کو میں نے اس سلسلہ میں دوسرے وکیلوں کے ذریعہ بھی دیکھا ہے۔ بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاء کاری سے کام لیں گے انہوں نے مقدمات کے سلسلے میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی بلا تامل بدل دیا لیکن میں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب کو ہی دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا (مولوی فضل دین صاحب)

- مَیں دنیا میں راستی کو قائم کرنے کے لیے آیا ہوں۔ مَیں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا خواہ مجھے پھانسی دے دی جائے۔ مَیں عبدالحمید کو جانتا ہوں۔ وہ قادیان میں آیا کرتا تھا۔ مَیں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا خواہ کچھ ہو جائے (حضرت مسیح موعودؑ)

- خدا نے مجھے دنیا میں اپنا نمونہ پیش کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ میں جان بچانے کی خاطر ایسا نمونہ پیش کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اگر سچ بولتے ہوئے ہماری جان بھی جائے تو تب بھی ہم کامیاب ہو گئے (حضرت مسیح موعودؑ)

- سچا، امانتدار، نیک۔ مَیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پرمیشور مرزا صاحب کی شکل اختیار کر کے زمین پر اترا ہے۔ اور پرمیشور اپنے جلوے آپ دکھا رہا ہے

  (بچپن سے جاننے والے ایک ہندو کی شہادت)

- مَیں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ مگر مجھ پر جس بات نے سب سے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحبؑ کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص مَیں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی مَیں تو ان کے منہ کا بھوکا تھا۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر منشی صاحب مرحومؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی

  (حضرت منشی اروڑا خان صاحبؓ کی روایت)

- وہ تو ایک سادھو آدمی ہے اور ایک نہایت صادق اور امین آدمی ہے۔ وہ ایسا مشہور ہے کہ لوگ اس کی مثال پیش کیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی سچ بولے تو ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں کہ کیا تُو مرزا غلام مرتضیٰ کا لڑکا ہے؟ یہ تو مثال بن چکا ہے ہمارے لیے صداقت سچائی ان کی (بچپن سے جاننے والے سکھوں کی گواہی)

- حضرت صاحبؑ کا چہرہ دیکھ کر ہی میرے دل میں تسلی ہو گئی کہ دنیا جھوٹی ہے مگر یہ چہرہ جھوٹا نہیں۔ حضورؑ کے چہرے میں خاص کشش تھی۔ ایک ایسا نور برستا تھا جو دلوں کو موہ لیتا تھا (حضرت خلیفہ نظام الدین صاحبؓ کی روایت)

- جو اثر بھی میرے دل میں اس وقت ہوا وہ یہی تھا کہ یہ شخص صادق ہے اور جو کہتا ہے وہ سچ ہے اور ایک ایسی محبت میرے دل میں آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈال دی گئی کہ وہی میرے لیے حضور علیہ السلام کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ مَیں گو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی کسی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی (حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی روایت)

- یاد رکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے جو کہ ہر تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کے لیے رہنما ہوتا ہے اور ہر مشکل میں بچاتا ہے

  (حضرت مسیح موعودؑ)

سچائی اور راستبازی: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مبارکہ کا ایک درخشاں پہلو

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08 مئی 2026ء بمطابق 08 ہجرت 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے مَیں نے آپؑ کی صداقت کے معیار کے کچھ حوالے بیان کیے تھے۔ واقعات بیان کیے تھے۔ آج بھی چند ایک واقعات بیان کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مقدمہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے دائر ہوا تھا اور اقدام قتل کا مقدمہ تھا۔ انتہائی خطرناک مقدمہ تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ مقدمہ ہنری مارٹن کلارک کا مقدمہ ایسا خطرناک تھا کہ پھانسی کی سزا بھی ہو سکتی تھی۔ مثال دیتے ہیں کہ یہود کی طرف سے رومی عدالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کیے جانے والے مقدمے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس قسم کا مقدمہ مجھ پر بھی ہوا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے خلاف تو یہودیوں نے مقدمہ کیا تھا مگر اس سلطنت میں میرے خلاف جس نے مقدمہ کیا وہ معزز پادری تھا اور ڈاکٹر بھی تھا۔

یعنی ڈاکٹر مارٹن کلارک جس نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور اس نے شہادت پوری بہم پہنچائی یہاں تک کہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو اس سلسلے کا سخت مخالف دشمن ہے وہ شہادت دینے کے واسطے عدالت میں آیا اور جہاں تک اس سے ہوسکا اس نے میرے خلاف شہادت دی اور پورے طور پر مقدمہ میرے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی۔ یہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے اجلاس میں تھا جو شاید اب شملہ میں آپؑ فرما رہے ہیں اس وقت ان کی ٹرانسفر ہوگئی تھی۔ بہرحال ان کے روبرو مقدمہ پورے طور پر مرتب ہوگیا۔ تمام شہادتیں آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے خلاف بڑے زور شور سے دی گئیں۔ ایسی حالت اور ایسی صورت میں کوئی قانون دان اہل الرائے بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں بری ہوسکتا ہوں۔ تقاضۂ وقت اور صورتیں ایسی واقع ہوچکی تھیں کہ مجھے سیشن سپرد کردیا جاتا اور وہاں سے پھانسی کا حکم ملتا یا عبور دریائے شور کی سزا دی جاتی۔ یعنی عمر قید کی سزا دی جاتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے جیسے مقدمہ سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی اسی طرح یہ بھی قبل از وقت ظاہر کردیا تھا کہ میں اِس میں بری ہوں گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی میری جماعت کے ایک گروہ کثیر کو معلوم تھی۔ غرض جب مقدمہ اس مرحلہ پر پہنچا اور دشمنوں اور مخالفوں کا یہ خیال ہوگیا کہ اب مجھے مجسٹریٹ سیشن سپرد کرے گا۔ اس موقعہ پر اس نے کپتان پولیس سے یعنی کیپٹن ڈگلس نے کپتان پولیس سے کہا کہ میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے۔ یقین نہیں آیا کپتان صاحب کو جو جج تھے۔ میرا دل اس کو نہیں مانتا کہ فی الواقعہ ایسی کوشش کی گئی ہو اور انہوں نے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لیے آدمی بھیجا ہو۔ آپ اس کی پھر تفتیش کریں۔ جج کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ ڈالا کہ پولیس کمانڈر کو یہ کہو کہ دوبارہ تفتیش کرو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ وہ وقت تھا کہ میرے مخالف میرے خلاف ہر قسم کے منصوبوں ہی میں نہ لگے ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ جن کو قبولیت دعا کے دعوے تھے وہ دعاؤں میں لگے ہوئے تھے۔ صرف کوشش نہیں کررہے تھے بلکہ دعائیں بھی کررہے تھے اور رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ میں سزایاب ہوجاؤں۔ مگر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کپتان ڈگلس صاحب کے پاس بعض سفارشیں بھی آئیں مگر وہ ایک انصاف پسند مجسٹریٹ تھا۔ اس نے کہا ہم سے ایسی بدذاتی نہیں ہوسکتی۔ یعنی کہ غلط اگر کوئی فیصلہ ہے تو میں غلط فیصلہ نہیں کرسکتا۔

غرض جب یہ مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لیے کپتان لیمارچند کے سپرد کیا گیا تو کپتان صاحب نے عبدالحمید کو بلایا اور اس کو کہا کہ تُو سچ سچ بیان کر۔ عبدالحمید نے اس پر بھی وہی قصہ جو اس نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو پیش کیا تھا دوہرایا۔ اس کو پہلے سے یہ کہا گیا تھا کہ اگر ذرا بھی خلاف بیانی ہوگئی تو تُو پکڑا جاوے گا۔ اِس لیے وہ وہی کہتا رہا۔ مگر کپتان صاحب نے اس کو کہا کہ تُو تو پہلے یہی بیان کرچکا ہے۔ صاحب اس سے تسلی نہیں پاتے یعنی مجسٹریٹ کو تسلی نہیں ہے کیونکہ تُو سچ سچ بیان نہیں کررہا۔ جب دوبارہ کپتان لیمارچند نے اس کو کہا تو وہ روتا ہوا اس کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے بچالو۔ کپتان صاحب نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ بیان کرو۔ اس پر اس نے اصلیت کھول دی اور صاف اقرار کیا کہ مجھے دھمکا کر یہ بیان کرایا گیا تھا۔ مجھے ہرگز ہرگز مرزا صاحب نے قتل کے لیے نہیں بھیجا۔ کپتان اس بیان کو سن کر خوش ہوا اور اس نے ڈپٹی کمشنر کو تار دیا کہ ہم نے مقدمہ نکال لیا ہے۔ چنانچہ پھر گورداسپور کے مقام پر یہ مقدمہ پیش ہوا اور وہاں پر کپتان لیمارچند کا حلف دیا گیا اور اس نے اپنا حلفی بیان لکھوایا۔ مَیں دیکھتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت کورٹ میں مَیں دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے سے بڑا خوش تھا اور ان عیسائیوں پر اسے سخت غصہ تھا جنہوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کرسکتے ہیں مگر چونکہ میں مقدمہ بازی سے متنفّر ہوں میں نے یہی کہا کہ میں مقدمہ نہیں کرنا چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔

اس پر اسی وقت ڈگلس صاحب نے فیصلہ لکھا۔ ایک مجمع کثیر اس دن جمع ہوگیا ہوا تھا۔ اس نے فیصلہ سناتے ہوئے مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو۔ آپ بری ہوئے۔

میں دیکھتا تھا کہ اس وقت میری دشمن تو ایک دنیا تھی اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب دنیا دکھ دینے پر آتی ہے تو در و دیوار نیش زنی نہیں کرتے ہیں۔ خدا ہی ہوتا ہے جو اپنے صادق بندوں کو بچالیتا ہے۔ مَیں سچا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایا۔ (ماخوذ از لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 268 تا 270)

اسی مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راستبازی اور اعلیٰ اخلاق کا بیان اس مقدمہ میں پیش ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا ہے جو ایک غیر از جماعت وکیل تھے اور نام ان کا مولوی فضل دین تھا۔ اس کو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے اپنی کتاب حیات احمد میں درج کیا ہے لکھا ہے کہ دوسرا عظیم الشان اخلاقی واقعہ جو آپؑ کے صادق ہونے کا مؤید ہے اس مقدمہ میں بھی ظاہر ہوا کہ آپؑ کو سچ سے کس قدر محبت تھی۔

اس کا بیان مکرم مولوی فضل دین صاحب مرحوم وکیل کے الفاظ میں سنو جو میرے ایک مخلص ہم عصر لالہ دینہ ناتھ ایڈیٹر دیش اور ہندوستان تھے۔ یہ دو اخبار تھے ان کے ایڈیٹر تھے۔ ہندو تھے اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کے دوست تھے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ”آپ کو معلوم ہے کہ میرے دل میں مرزا صاحب...... کی کس قدر عظمت ہے؟ میں ان کا مقام اور مرتبہ بہت عظیم الشان سمجھتا ہوں۔ اگرچہ ان کی دعاوی کے متعلق علم النفس کی رو سے“ یہ وکیل صاحب نے کہا کہ ان کے دعاوی کے متعلق تو ”میں یہ جانتا ہوں کہ ان کو سمجھنے میں غلطی ہوئی“ دعاوی سچے نہیں لیکن نیک انسان بہرحال ہیں۔ ”لیکن ایک مہا پرش اور روحانی آدمی کے لحاظ سے بہت بڑے مرتبہ کے انسان تھے اور میرا یہ عقیدہ ان کے متعلق ایک واقعہ سے ہوا“ اور وہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ”حکیم غلام نبی زُبدَۃُ الحُکَمَاء کو آپ جانتے ہیں اور مولوی فضل الدین صاحب کو بھی۔“ ہاں، یہ تو ہندو نے بیان کیا جو ایڈیٹر تھے انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ اب وہ مولوی فضل دین صاحب کی بات بیان کررہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مولوی فضل دین صاحب وکیل کو بھی آپ جانتے ہیں ”حکیم صاحب کے مکان پر اکثر دوستوں کا اجتماع شام کو ہوا کرتا تھا۔ میں بھی وہاں چلا جاتا تھا۔ ایک روز وہاں کچھ احباب جمع تھے۔ اتفاق سے مرزا صاحب کا ذکر آگیا۔ ایک شخص نے ان کی مخالفت شروع کی لیکن ایسے رنگ میں کہ وہ شرافت و اخلاق کے پہلو سے گری ہوئی تھی“ تو یہ ہندو جو اخبار کے ایڈیٹر ہیں یہ کہتے ہیں کہ اس پر ”مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کو یہ سن کر بہت جوش آگیا اور انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا کہ مَیں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں۔ ان کے دعاوی پر میرا اعتقاد نہیں۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہو لیکن مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا قائل ہوں۔ مَیں وکیل ہوں اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں۔ اور ہزاروں کو میں نے اس سلسلہ میں دوسرے وکیلوں کے ذریعہ بھی دیکھا ہے۔“

ہزاروں کو میں نے اس سلسلے میں دوسرے وکیلوں کے ذریعے بھی دیکھا ہے۔

”بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاءکاری سے کام لیں گے انہوں نے مقدمات کے سلسلے میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی بلا تامل بدل دیا لیکن میں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب کو ہی دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔

میں ان کے ایک مقدمہ میں وکیل تھا۔ (یہ مقدمہ یہی پادری ہنری مارٹن کلارک والا مقدمہ ہے۔) اس مقدمہ میں مَیں نے ان کے لیے ایک قانونی بیان تجویز کیا اور ان کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے اسے پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ مَیں نے کہا کہ ”ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا اور قانوناً اسے اجازت ہے کہ جو چاہے وہ بیان کرے۔“ اس پر ”آپ“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”نے فرمایا

”قانون نے تو اسے یہ اجازت دے دی ہے کہ جو چاہے بیان کرے مگر خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ وہ جھوٹ بھی بولے اور نہ ہی قانون ہی کا یہ منشاء ہے۔ پس میں کبھی ایسے بیان کے لیے آمادہ نہیں ہوں جس میں واقعات کا خلاف ہو۔ میں صحیح صحیح امر پیش کروں گا۔

مولوی صاحب، وکیل صاحب کہتے تھے کہ میں نے کہا آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر فرمایا کہ

جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا یہ ہے کہ میں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے خدا کو ناراض کرلوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا خواہ کچھ بھی ہو۔

یہی لالہ دینہ ناتھ صاحب جو ایڈیٹر تھے بیان کرتے تھے شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کو کہ مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ یہ باتیں مرزا صاحب نے ایسے جوش سے بیان کیں کہ ان کے چہرے پر ایک خاص قسم کا جلال اور جوش تھا۔ مَیں نے یہ سن کر کہا۔ وکیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ کو میری وکالت سے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ

مَیں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہوگا یا کسی اَور شخص کی کوشش سے فائدہ ہوگا اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی مخالفت مجھے تباہ کرسکتی ہے۔ میرا بھروسہ تو خدا تعالیٰ پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے۔ آپ کو وکیل اس لیے کیا ہے کہ رعایت اسباب ادب کا طریق ہے اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں دیانتدار ہیں اس لیے آپ کو مقرر کیا۔

یہ تو ایک ظاہری ذریعہ ہے جو استعمال ہونا چاہیے۔ اس لیے مَیں کررہا ہوں۔ کوئی انحصار نہیں ہے آپ پہ۔ مولوی فضل دین صاحب کہتے تھے کہ مَیں نے پھر کہا کہ مَیں تو یہی بیان تجویز کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ نہیں! جو بیان مَیں خود لکھتا ہوں نتیجہ اور انجام سے بے پرواہ ہوکر وہی داخل کردو۔ اس میں ایک لفظ بھی تبدیل نہ کیا جاوے اور میں پورے یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ آپ کے قانونی بیان سے وہ زیادہ موثر ہوگا اور جس نتیجہ کا آپ کو خوف ہے وہ ظاہر نہیں ہوگا بلکہ انجام انشاءاللہ بخیر ہوگا۔ اور اگر فرض کرلیا جاوے کہ دنیا کی نظر میں انجام اچھا نہ ہو یعنی مجھے سزا ہوجاوے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں کیونکہ میں اس وقت اس لیے خوش ہوں گا کہ مَیں نے اپنے ربّ کی نافرمانی نہیں کی۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ (سورۃ الانفال: 29)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات مَیں نماز پڑھانے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچّے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کردیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں کو گھبراہٹ نہ ہو۔ (بخاری کتاب الصّلوٰۃ باب اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصّبیّ)

طالب دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

لالہ دینہ ناتھ کہتے تھے کہ مولوی فضل دین صاحب نے بڑے جوش اور اخلاص سے اس طرح پر مرزا صاحب کا ڈیفنس پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے پھر قلم برداشتہ اپنا بیان لکھ دیا اور خدا کی عجیب قدرت ہے کہ جیسا وہ کہتے تھے اسی بیان پر وہ بری ہو گئے۔

مولوی فضل دین صاحب نے ان کی راست بازی اور راست بازی کے لیے ہر قسم کی مصیبت کو قبول کر لینے کی جرأت اور بہادری کا ذکر کر کے حاضرین مجلس پر ایک کیف آور حالت پیدا کر دی۔ جو بھی وہاں غیر بیٹھے ہوئے تھے، مخالفت کر رہے تھے وہ سب چپ ہو گئے۔ اس پر بعض نے پوچھا کہ آپ پھر مرید کیوں نہیں ہو جاتے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ میرا ذاتی فعل ہے اور تمہیں یہ حق نہیں کہ سوال کرو۔ میں انہیں ایک کامل راستباز یقین کرتا ہوں اور میرے دل میں ان کی بہت بڑی عظمت ہے۔

(کتابیات پاکستان کے اخبارات و رسائل 1947ء تک۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری صفحہ 120، 236 مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد 1987ء) (الحکم نمبر 41 جلد 37 مؤرخہ 14 نومبر 1934ء صفحہ 3، 4) (حیات احمدؑ جلد 4 صفحہ 566 تا 569)

اسی واقعہ کی بابت ماسٹر نذیر حسین صاحب کی ایک روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مولوی فضل دین صاحب مرحوم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک گہری عقیدت تھی اور عموماً حضورؑ کے مقدمات میں جایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے مجھے بیان کیا کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کو اعلیٰ درجہ کے کامل راستباز یقین رکھتے ہیں۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے حضورؑ کا ایک واقعہ بیان کیا اور بیان کیا کہ ہم ایک مقدمہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈپٹی مارٹن کلارک صاحب کے مابین تھا گئے اور مقدمہ میں جب ایک شخص مسمیٰ عبدالحمید نے بیان دیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا تو مولوی فضل دین صاحب مرحوم وکیل لاہور نے بحیثیت وکیل کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ نے عدالت میں یہ کہنا ہے کہ میں عبدالحمید کو نہیں جانتا۔ اس کے بعد باقی کارروائی ہم خود سنبھال لیں گے۔ آپؑ یہ بیان دے دیں میں نہیں جانتا۔ وکیل صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ ہم نے حضور کو ہر طرح سے یقین دلایا کہ صرف حضور اپنا اتنا بیان دے دیں تو حضور کی کامیابی یقینی ہے ورنہ رہائی ناممکن ہے۔ وکیل صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری ساری تجاویز کو سن کر فرمایا کہ

مَیں دنیا میں راستی کو قائم کرنے کے لیے آیا ہوں۔ مَیں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا خواہ مجھے پھانسی دے دی جائے۔ مَیں عبدالحمید کو جانتا ہوں۔ وہ قادیان میں آیا کرتا تھا۔ مَیں اس سے ہرگز انکار نہیں کرسکتا خواہ کچھ ہو جائے۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم وکیل فرماتے تھے کہ ہم نے حضور سے عرض کیا کہ جان بچانا فرض ہے۔ اس لیے اگر حضور جھوٹ نہ بولنا چاہیں تو کم از کم ایسا جواب دیں جس میں صاف طور پر یہ نہ پایا جائے کہ حضور اس کو جانتے ہیں۔ جھوٹ نہیں لیکن گول مول سی بات کر دیں۔ تو حضورؑ نے فرمایا کہ

مَیں تو ایسا بھی نہیں کرسکتا۔ خدا نے مجھے دنیا میں اپنا نمونہ پیش کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ میں جان بچانے کی خاطر ایسا نمونہ پیش کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اگر سچ بولتے ہوئے ہماری جان بھی جائے تو تب بھی ہم کامیاب ہو گئے۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم فرماتے تھے، یہ غیر احمدی تھے کہ ہم اس وقت بالکل مایوس ہو گئے اور جب حضور کا بیان عدالت میں ہوا تو حضور نے صاف طور پر اقرار کر لیا کہ مَیں عبدالحمید کو جانتا ہوں۔ اس پر ہم نے یقین کر لیا کہ اب رہائی ناممکن ہے۔ مگر خدا کی نصرت اس مقدمہ میں حضور کو جو نصیب ہوئی یہ دیکھ کر ہم حیران ہو گئے کہ خدا نے کس طرح سے اپنے مامور کی مدد کی اور وہ اس سنگین مقدمہ میں باعزّت طور پر بری ہو کر کامیاب ہو گئے۔

(روایات اصحاب احمد جلد 3 صفحہ 173-174)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ذبح ہو گئے مگر حق کہنے سے نہ رکے۔ انہوں نے ایسی کِشْوَرْ کُشائی کی کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ ان میں اخلاص تھا۔ صدق اور وفا تھی۔ اس قسم کے مصلحت اندیش دہریئے ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ پر وثوق رکھتے ہیں اور خدا کے لیے ایک بات کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت آئے گی اس لیے وہ ایسا نہیں کرتے۔ جو اللہ کے بندے ہوتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے کہ حق بات کہنے سے رکیں۔ مجھ سے اگر سوال ہو کہ تم مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر میں بتاؤں کہ اس کا کیا جواب دیتا ہوں۔ سوا صدق اور مردانہ ہمت کے کام نہیں چلتا۔ ہم پر اس قدر مقدمے کیے گئے مگر ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان باتوں سے ڈر کر ہم نے قدم پیچھے ہٹایا ہو۔ یہ شرک ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ اپنے مخلص بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس سے یہ جوہر پیدا ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 254 ایڈیشن 2022ء)

یہ صرف آپؑ کے لیے مخصوص نہیں۔ آپؑ نے فرمایا سب کے لیے ہے۔ جو بھی سچے دل سے کہے گا، اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے گا وہ بچایا جائے گا۔

ایک بچپن کے جاننے والے ہندو کی ایک شہادت کا ذکر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بچپن سے مرزا غلام احمد کو دیکھا ہے۔ میں اور وہ ہم عمر ہیں۔ قادیان میرا آنا جانا ہمیشہ رہتا ہے اور اب بھی دیکھتا ہوں جیسی عمدہ عادات اب ہیں ایسی نیک خصلتیں اور عادات پہلے بھی تھیں۔ آپؑ کی زندگی کی بات وہ کر رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ سچا، امانتدار، نیک۔ مَیں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پرمیشور مرزا صاحب کی شکل اختیار کر کے زمین پر اترا ہے۔ اور پرمیشور اپنے جلوے آپ دکھا رہا ہے۔ (تذکرۃ المہدی حصّہ دوم از حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ 303)

آپؑ کے بڑے صاحبزادے مرزا سلطان احمد صاحب لکھتے ہیں کہ والد صاحب ہر وقت دین کے کام میں لگے رہتے تھے۔ گھر والے ان پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ گاؤں والوں کو بھی ان پر پورا اعتبار تھا۔ شریک جو ویسے مخالف تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیکی کے اتنے قائل تھے کہ جھگڑوں میں کہہ دیتے تھے کہ جو کچھ یہ کہہ دیں ہم کو منظور ہے۔ ہر شخص ان کو امین جانتا تھا۔ سچا جانتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد 1 حصہ اول صفحہ 200 روایت نمبر 196)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کے والد صاحب کا خیال تھا کہ ان کا گزارہ کس طرح چلے گا۔ نہ تو یہ جائیداد کا انتظام کر سکتے ہیں اور نہ نوکری کرنا چاہتے ہیں۔ قریب کے گاؤں کا ایک سکھ تھا اس کے دو بیٹے حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں ہمارے دادا کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک نے مجھے سنایا۔ یعنی حضرت مصلح موعودؓ کو واقعہ سنایا کہ بڑے مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم جاؤ غلام احمد تمہاری عمر کا ہے اسے سمجھاؤ کہ اگر وہ جائیداد کا انتظام نہیں کر سکتا تو اسے ملازم کرا دوں۔ مَیں نے جا کر کہا کہ آپ کے والد صاحب ناراض ہو رہے ہیں کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ اور وہ کہتے ہیں، والد صاحب نے کہا اسے کہو کہ کیا ساری عمر بھائی کے ٹکڑوں پر پڑے رہو گے۔ جب میں چلا جاؤں گا کیا کرو گے؟ اور اگر تم کہو تو میں ملازمت کروا دوں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا: والد صاحب تو یونہی فکر کرتے ہیں۔ انہیں کہہ دو میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں۔ باوجودیکہ دادا صاحب دنیادار آدمی تھے اس سکھ کا بیان ہے کہ جب میں نے انہیں جا کر کہا کہ وہ تو یہ کہتے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ کہتے ہیں تو وہ خاموش ہو گئے۔ اور پھر کہا اگر اس نے، میرے بیٹے مرزا غلام احمد نے یہ کہا ہے تو سچ کہتا ہے وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔

(حالاتِ حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات۔ انوار العلوم جلد 13 صفحہ 512-513)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے اور میں اس واقعہ کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ جب 1916ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی ایم سی اے کے سیکرٹری تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لیے قادیان آئے تھے۔ انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحابی سے ملایا جائے۔ اس وقت منشی اروڑا صاحب مرحومؓ قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب مرحومؓ کے ساتھ مسجد مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحبؓ سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا کہ آپ پر جناب مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا۔ منشی صاحبؓ نے جواب دیا کہ

مَیں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ مگر مجھ پر جس بات نے سب سے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحبؑ کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص مَیں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی مَیں تو ان کے منہ کا بھوکا تھا۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر منشی صاحب مرحومؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔

اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا جو ان کا انٹرویو لے رہے تھے کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ بالکل چہرہ سفید ہو گیا۔ ان کے چہرے کا رنگ ایک دھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب ’’احمدیہ موومنٹ‘‘ میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر بھی کیا اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کیے ہوں اسے ہم کم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے۔ (اصحابِ احمد جلد 4 صفحہ 94-95)

حضرت میاں رحیم بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص محمد ابراہیم احمدی ملا۔ چند باتیں میری ان سے ہوئیں۔ میں قائل ہو گیا۔ رات کو مجھے خواب آئی کہ ہم چاروں بھائی ایک پہاڑ کی غار میں بھولے ہوئے ہیں۔ راستہ نہیں ملتا۔ مَیں ایک طرف سے چڑھ کر اوپر آ گیا ہوں۔ مَیں نے دیکھا کہ ریل گاڑی چل رہی ہے یعنی ٹرین چل رہی ہے مگر زمین سے بہت اونچی ہے۔ مَیں حیران ہوں کہ اس پہ کیسے چڑھوں۔ اوپر ایک شخص کھڑا ہے وہ کہتا ہے کہ نیچے جو رسی آسمان سے لٹک رہی ہے اس کو پکڑو تب اوپر چڑھ سکتے ہو۔ خواب میں یہ سارا نظارہ دیکھ رہے ہیں تو کہتے ہیں کہ صبح ابراہیم صاحب میرے پاس آئے۔ میں نے اپنی خواب سنائی۔ انہوں نے قرآن کریم نکال کر مجھے بتایا کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ (آل عمران: 104) کا مفہوم بتایا کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے امام الصلوٰۃ سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن سبق الامام برکوع)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں

(ملفوظات، جلد اول صفحہ 4، مطبوعہ 2018 قادیان)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ جواب آیا کہ بیعت منظور ہے مگر قادیان میں ضرور آؤ۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کا یہ جواب آیا یا جس لکھنے والے نے بھی لکھا۔ تو میں نے اسی وقت قادیان کی تیاری کر لی۔ امرتسر کے اسٹیشن پر جب میں بٹالہ والی گاڑی پر سوار ہوا تو دو تین سکھ میرے کمرے میں تھے۔ بہت بوڑھے تھے۔ مجھے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ قادیان تو ان سکھوں نے کہا کہ مرزے کے قادیان؟ مَیں نے کہا ہاں! مَیں وہیں جا رہا ہوں۔ بتاؤ تو صحیح وہ کیسا ہے؟ مَیں نے ویسے ہی باوجود یہ کہ خواب دیکھ لی تھی پھر بھی ذرا اپنے دل کی مزید تسلی کے لیے ان سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پوچھا کہ وہ کیسا ہے۔ وہ کہنے لگے بڑا مشہور ہے۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ سکھوں نے کہا۔ یہ تو ان کی عقل کے مطابق سوچ تھی۔ آپؑ کا دعویٰ تو یہ تھا کہ خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مَیں بھیجا گیا ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے ویسے ہی شرارتاً باوجود اس کے کہ بیعت بھی کر لی تھی، پھر بھی شرارت سوجھی ان کو کہ مَیں مرزا صاحب کو جانتا ہوں۔ مَیں نے انہیں کہا مَیں مرزا صاحب کو جانتا ہوں۔ سیالکوٹ میں وہ اور میرا باپ دونوں ملازم تھے۔ وہ مل کر بھنگ وغیرہ پیا کرتے تھے۔ مَیں نے ویسے ہی ان سے مذاق میں کہہ دیا۔ شروع شروع میں ایمان کی کمزوری ہوتی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا وہ تو میرے والد کے ساتھ بھنگ پیا کرتے تھے۔ اس پر ان سکھوں نے کہا کہ میاں! یہ ہرگز مت کہو۔

وہ تو ایک سادھو آدمی ہے اور ایک نہایت صادق اور امین آدمی ہے۔ وہ ایسا مشہور ہے کہ لوگ اس کی مثال پیش کیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی سچ بولے تو ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں کہ کیا تُو مرزا غلام مرتضیٰ کا لڑکا ہے؟ ان کی یہ صداقت سچائی تو ہمارے لیے مثال بن چکا ہے۔

وہ ہمارے ساتھ بچپن میں کھیلتا رہا۔ کتاب سنایا کرتا تھا۔ رئیس کا لڑکا تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان کے بیٹے تھے۔ ہم ادب کرتے تھے۔ وہ دن بدن تبدیل ہوتا گیا۔ ہم اس لیے ادب کرتے تھے کہ رئیس کا بیٹا ہے۔ بہرحال وہ کہتے ہیں تو ان میں تبدیلی آتی گئی اور ایک زمانہ اس پر ایسا آیا کہ اندر ہی رہنے لگا باہر نکلتا نہیں تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اندر ہی اندر جادو پکاتا رہا۔ ان کے آدمی تو وہمی ہوتے ہیں، مذہب کا تو پتہ نہیں۔ ان کا خیال تھا کہ اندر بیٹھ کے جادو کر رہے ہیں۔ اور قادیان کے ارد گرد چار چار میل پر اس نے جادو کر دیا۔ یعنی کہ اپنا قائل کر لیا اور سچائی کا لوہا منوا لیا۔ کسی مذہب کا کوئی شخص اس کے پاس آئے تو وہ اس کے مذہب سے اپنے آپ کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا اور اس کے مذہب کو جھوٹا ثابت کر دیتا۔ وہ کہتا ہے میں آسمانوں سے آیا ہوں۔ سکھ نے یہ باتیں ان کو بتائیں۔ تو میں نے ان سے یہ باتیں سن لیں۔ پھر جب قادیان میں مہمان خانے میں اترا تو وہاں تین چار لڑکے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا چلو آزماؤں کہ میں نے صحیح قبول کیا ہے کہ نہیں۔ تو مَیں ان لڑکوں سے تیزی کے ساتھ یعنی سختی سے باتیں کرتا تھا مگر وہ نرمی سے پیش آتے تھے۔ اور باوجود میری بد اخلاقی کے بڑے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ مگر ان کی تربیت کو دیکھنا چاہتا تھا کیسی ہے۔ کہتے ہیں کہ میری سختی کے مقابلے میں بڑی نرمی اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ مَیں نے کہا مَیں مرزا صاحب کو ملنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے اس وقت سیر کو تشریف لے گئے ہیں۔ ملنا مشکل ہے۔ قادیان پھرتے پھرتے میرا بڑا دل گھبرایا۔ انہوں نے کہا سخت گرمی کی وجہ سے ارادہ کیا کہ واپس چلا جاؤں۔ ایمان کی مضبوطی ابھی ان میں نہیں تھی۔ تو راستہ میں ایک عرب ملا۔ اس نے کہا بھائی صاحب! آپ قادیان آئے ہیں۔ حضرت صاحب کو ضرور دیکھ کے جائیں۔ اگر یہاں آئے ہو تو پھر مل کے جاؤ مسیح موعود علیہ السلام سے۔ یہ زمانہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ لوگ آئیں گے مگر یہ وجود پھر نہیں ملے گا۔ موقع ہے مل کے جاؤ۔ مگر مَیں نے پرواہ نہ کی اور ٹانگے والے کو کہا کہ ابھی چلو۔ گرمی سے میں تنگ آیا ہوا تھا، ملاقات بھی نہیں ہو رہی تھی۔ مَیں نے واپس جانے کا ارادہ کیا۔ بہرحال کہتے ہیں اتنے میں اذان ہو گئی۔ مَیں نے کہا اب نماز پڑھ کے جاؤں گا۔ مَیں مسجد کی طرف واپس آیا۔ وہ عرب ملا جنہوں نے کہا تھا کہ نہ جاؤ۔ اس نے مجھے کہا کہ بھائی صاحب! مَیں اس وقت سے سجدے میں پڑ کر آپ کے لیے دعا کرتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھہرا دے تا آپ حضرت صاحب کو دیکھ لیں۔ اب یہ ان عرب صاحب کا بھی اخلاص تھا۔ انہوں نے کہا مَیں جا رہا ہوں تو پھر انہوں نے کہا ایک ہی حل ہے کہ اللہ کے حضور حاضر ہو۔ سجدے میں پڑ جاؤ۔ کہتے ہیں مَیں تو سجدے میں پڑا ہوں اس وقت سے اور تمہارے لیے یہ دعا کر رہا ہوں کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کے جاؤ۔ پھر کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت صاحبؑ کو دیکھا۔ حضور مجلس میں آ کر بیٹھ گئے۔ مَیں سامنے کھڑا تھا اور میری داڑھی سر اور مونچھیں سب منڈھی ہوئی تھیں۔ سب شیو تھا۔ اب آج کل کے زمانے کے نہیں اس زمانے میں بھی فیشن ایبل لوگ اس طرح کیا کرتے تھے۔ حضرت صاحبؑ سر نیچے کر کے بیٹھے تھے۔ مَیں نے دل میں کہا کہ جب تک مَیں اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھوں گا یقینِ کامل نہیں ہوگا۔ گو خط سے بیعت مَیں نے کر لی تھی۔ یقین کامل ابھی تک نہیں ہو سکا تھا اور باتوں سے لگ بھی رہا ہے کہ نہیں تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحبؑ نے چہرہ اٹھا کر دیکھا۔ مَیں نے دل میں کہا کہ آپؑ صادق ہیں۔ جب آپؑ کا چہرہ دیکھا تو دل سے آواز آئی صادق ہیں، سچے ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر دیکھا تو میں نے کہا آمنّا۔ مَیں ایمان لے آیا وصدّقنا۔ آپ صادق ہیں۔ تیسری دفعہ پھر دیکھا تو پھر کہتے ہیں کہ مَیں قربان ہی ہو گیا۔ پھر نماز کھڑی ہوئی۔ حضرت صاحبؑ نماز پڑھتے ہی اندر جانے لگے۔ ایک شخص دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا عرض کی حضور! میرے لیے دعا کریں۔ فرمایا آپ تو میری بیعت میں ہیں۔ مَیں تو دشمنوں کے لیے بھی دعا کرتا ہوں۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 362-363)

حضرت خلیفہ نظام الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں سیالکوٹ سے شکار پور سندھ نوکری کے لیے گیا تھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف بہت شور سنا۔ امرتسر میں میرے دوست تھے۔ وہاں سے میں امرتسر آیا۔ امرتسر سے سیالکوٹ جانے کا ارادہ تھا مگر میں سویا ہی رہا اور دو گاڑیاں سیالکوٹ کو چلی گئیں۔ جب بیدار ہوا تو معلوم ہوا کہ گاڑیاں چلی گئی ہیں۔ معاً دل میں خیال پیدا ہوا کہ مرزا صاحب کا گاؤں نزدیک ہے ان کو دیکھنا تو چاہیے۔ پھر پوچھا کہ بٹالے کو کب گاڑی جائے گی؟ خیر انہوں نے کہا، لوگوں نے بتایا کہ آدھے گھنٹے بعد جائے گی۔ مَیں نے ٹکٹ لیا بٹالہ پہنچ گیا اور وہاں سے پھر پیدل قادیان چلا گیا۔ عصر کے وقت میں وہاں پہنچا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے ملا۔ وہ سیالکوٹ سے ان کے واقف تھے۔ یہ بھی سیالکوٹ سے تھے۔ کہتے ہیں مجھے دیکھ کے وہ بڑے خوش ہوئے۔ عصر کی نمازیں ہم نے پڑھیں۔ دوسرے روز صبح مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی اور پھر کہتے ہیں کہ مسجد میں سے کھڑکی کھلتی تھی وہاں طاقی کے پاس حضورؑ نے میری بیعت لی۔ کہتے ہیں کہ

حضرت صاحبؑ کا چہرہ دیکھ کر ہی میرے دل میں تسلی ہو گئی کہ دنیا جھوٹی ہے مگر یہ چہرہ جھوٹا نہیں۔ حضورؑ کے چہرے میں خاص کشش تھی۔ ایک ایسا نور برستا تھا جو دلوں کو موہ لیتا تھا۔ (ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 365)

اسی طرح حضرت حکیم عبدالرحمان صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ میرے والد صاحب جب بیعت کر کے چک نمبر 276 ڈاک خانہ گوجرہ ضلع لائلپور میں گئے تو اس علاقے میں انہوں نے خوب تبلیغ کی اور لوگوں نے ان کو اپنا امام مقرر کر لیا اور جب قرآن مجید پڑھانے لگے اور وفات مسیح کا ذکر آیا تو خوب کھول کر وفات مسیح کو بیان کیا۔ وہ لوگ حیران ہو گئے۔ کہتے ہیں ایک شخص وزیر دین تھا۔ نمبردار تھا گاؤں کا۔ تو وزیر دین نے ایک دن حکیم صاحب سے کہا کہ مجھے دیگ کی ضرورت ہے۔ وہاں بڑی بڑی دیگیں بڑے لوگ وہاں بنواتے تھے۔ عام طور پہ لوگ غریبوں کو کھانا کھلانے کے لیے یا بعض فنکشنز کے لیے بھی بنواتے تھے جو ان چودھریوں کے ہاں ہوا کرتے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا انہیں دیگ کی ضرورت ہے تو گوجرانوالہ میں دیگیں اچھی بنتی ہیں وہاں چلتے ہیں۔ میرے ساتھ چلیں آپ۔ وہاں سے لے لیں۔ تو میں نے انہیں کہا کہ اگر آپ نے جانا ہی ہے اچھی دیگ لینے تو پھر بٹالہ چلیں وہاں وہ زیادہ اچھی بنتی ہیں۔ اور جب وہ بٹالہ پہنچے تو کہتے ہیں چودھری وزیر دین کو مَیں نے کہا کہ یہاں نزدیک ہی قادیان میں مرزا صاحب رہتے ہیں۔ مَیں ان کی بیعت کر چکا ہوں وہ سچے ہیں۔ آپ بھی چلیں تو چودھری صاحب نے کہا کہ مَیں شہادت دیتا ہوں کہ ضرور سچے ہیں کیونکہ سیالکوٹ میں مَیں اور مرزا صاحب اکٹھے ملازم تھے۔ چودھری صاحب ان کو پہلے سے جانتے تھے۔ مَیں پٹواری تھا اور وہ دفتر میں کام کیا کرتے تھے۔ یہ حکیم صاحب کے ساتھ جو چودھری صاحب دیگ لینے گئے۔ پھر جب وہاں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر شروع ہو گیا تو وہ کہتے ہیں:

ہاں! ضرور سچے ہوں گے۔ اور دفتر میں کیونکہ مَیں نے کام کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کبھی رشوت نہیں لی، نہ کبھی جھوٹ بولا۔ بڑے پرہیزگار اور متقی تھے۔ ایسا شخص کبھی جھوٹا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

مَیں نے تو ان کی جوانی دیکھی ہوئی ہے ایسے شخص کا دعویٰ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ چلو میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔

چنانچہ چودھری صاحب نے فوراً جا کے بیعت کر لی۔ (ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 372-373)

میاں فیروز دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا صاحب کا نام میاں نظام دین تھا۔ جس زمانے میں حضرت اقدس علیہ السلام ملازمت کے سلسلے میں سیالکوٹ میں تشریف لائے تھے، میرے دادا صاحب نے ان کو محلہ سالو گجر میں مکان کرائے پر لے کر دیا تھا۔ حضور علیہ السلام نے میرے دادا صاحب سے ایک چھ ماشہ سونے کی انگوٹھی بھی بنوا کر گھر بھیجی تھی۔ اپنے گھر بنوا کے بھیجی تھی۔ تو میرے دادا صاحب کے ساتھ حضور علیہ السلام کے گہرے تعلقات تھے۔ جب حضور علیہ السلام نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو میرے دادا صاحب نے کچھ عرصے کے بعد حضور علیہ السلام کی بیعت کر لی اور سارے خاندان کو کہا کہ مَیں ان کا اس زمانے سے واقف ہوں جبکہ حضور یہاں ملازم تھے۔ اس لیے آپ لوگ میرے سامنے بیعت کر لیں۔ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا کہتے ہیں۔

چنانچہ 1892ء میں ہمارے سارے خاندان نے بیعت کر لی۔ (ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 374)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا، مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک سے ہی ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 40 ایڈیشن 2018)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہر چند ✡ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ✡ لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے بیان کیا کہ مَیں 1890ء کے قریب موضع جگت پور کوہلیاں تحصیل گورداسپور میں پٹواری تھا۔ اور کہتے ہیں 1891ء میں کوشش کر کے مَیں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروا لی۔ اس وقت مَیں احمدی نہیں تھا لیکن حضرت صاحبؑ کا ذکر سنا ہوا تھا۔ مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحبؑ کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال دین اور امام دین اور خیر دین صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت صاحبؑ کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لیے دی۔ مَیں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی۔ اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحبؑ کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے۔ اس کے چند روز بعد مَیں میاں خیر دین کے ساتھ قادیان گیا تو گول کمرے کے قریب پہلی دفعہ حضرت صاحبؑ کی زیارت کی۔ حضرت صاحبؑ کو دیکھ کر مَیں نے میاں خیرالدین صاحب کو کہا کہ یہ شکل جھوٹوں والی نہیں ہے۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی۔ (سیرت المہدی جلد 1 حصہ سوم صفحہ 617 روایت نمبر 659)

اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایک اَور روایت حضرت چودھری ظفر اللہ خانصاحبؓ کی بیان کرتے ہیں کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب میں نے پہلی ہی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاہور میں زیارت کی تو میرے دل میں اس وقت کسی قسم کے عقائد کی تنقید نہیں تھی جو اثر بھی میرے دل میں اس وقت ہوا وہ یہی تھا کہ یہ شخص صادق ہے اور جو کہتا ہے وہ سچ ہے اور ایک ایسی محبت میرے دل میں آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈال دی گئی کہ وہی میرے لیے حضور علیہ السلام کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ مَیں گو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی کسی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات رونما ہوتے رہے جو میرے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوئے لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا اور وہی اثر اب تک میرے لیے حضورؑ کے دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں تین ستمبر 1904ء کے دن سے ہی احمدی ہوں۔ جب مَیں نے پہلی دفعہ دیکھا۔ (سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 37، روایت نمبر 1036)

اسی طرح حضرت میاں صدر دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت مَیں نے بیعت کی اپنے باپ کو کہا کہ کیا تمہیں علم ہے کہ لوگ یکوں پر قادیان کیوں آ رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ مجھے علم نہیں۔ مَیں نے کہا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ میرے باپ نے کہا کہ یہ بات درست ہوگی۔ میں نے اس شخص کو بچپن سے ہی دیکھا ہے۔ وہ غلط نہیں کہتے۔ (روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 93-94)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کر دیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزار ہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

یاد رکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے جو کہ ہر تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کے لیے رہنما ہوتا ہے اور ہر مشکل میں بچاتا ہے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 140، ایڈیشن 2022ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والے ہوں اور ہمیشہ اعلیٰ سچائی کے معیار پر عمل کرنے والے ہوں۔ (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۹ مئی ۲۰۲۶ء صفحہ ۲ تا ۷)

⁂

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ✿ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی ✿ فسبحان الذی اَخزی الاعادی

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عُسر اور یسر، تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ لائبیریا 2026ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ لائبیریا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا بائیسواں جلسہ سالانہ ۶، ۷ اور ۸ فروری ۲۰۲۶ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور تمام شاملین بے شمار برکات حاصل کریں۔

قادیان میں ہمارے حالیہ جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے احباب جماعت کو اس جلسہ کی اہمیت سے آگاہ کیا تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ یاد دلائے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: ’’اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاءِ کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، ایڈیشن ۲۰۱۹ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک پیشگوئی کا رنگ رکھنے والے ان الفاظ کی تکمیل کا مسلسل مشاہدہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لائبیریا سمیت دنیا بھر کے ممالک میں جلسے باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں اور قومیں در قومیں اس میں شامل ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جلسہ کی برکات کے صرف وہی لوگ وارث ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کی گئی بیعت کے عہد پر ثابت قدم رہیں گے۔ جو لوگ اپنی اخلاقی اصلاح اور روحانی ترقی پر توجہ نہیں دیتے وہ اس کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر بتایا تھا، بیعت کی حقیقی روح کو پورا کرنے کے لیے ہر قسم کی بے حیائی، فحاشی، ناانصافی، بے ایمانی، بدنظمی اور سرکشی سے اجتناب لازمی ہے۔ احمدیوں کو اپنے آپ کو دنیاوی خواہشات کے تابع نہیں ہونے دینا چاہیے بلکہ انہیں اپنے نفس پر قابو رکھنا چاہیے۔ ایسے منفی اثرات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر ہی ہم اپنی بیعت کی ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں ادا کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ عمل کے بغیر محض الفاظ کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر آپ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ اپنی بیعت کے حق کو ادا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو تقویٰ یعنی راستبازی کی صفت اپنانی ہوگی اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف پیدا کرنا ہوگا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ تقویٰ ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لیے ایک بنیادی شرط ہے۔

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی نظر میں جماعت راستباز نہ بن جائے ہم اس کی مدد کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ محض اپنے آپ کو نیک سمجھ لینا کافی نہیں، انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں نیک بنے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد نیکی کی راہ پر فعال طور پر گامزن رہے۔

آج کی دنیا میں نئے ذرائع اور ٹیکنالوجیز مسلسل بڑھ رہی ہیں جو لوگوں کو اخلاق سے دور اور بے حیائی و فحاشی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ مثلاً انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن اور میڈیا سب کے سب برائی کے دروازے ہیں اور جوان و بوڑھے سب کو بگاڑنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ ایسی بے حیائی سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے ضروری ہے کہ ہر احمدی باقاعدگی سے استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے، اس سے ہر قسم کی برائی سے مدد، رحمت اور پناہ کی التجا کرے۔

میں آپ کو خلافتِ احمدیہ کے الٰہی نظام کی اہمیت یاد دلاتا ہوں جو بے شمار برکات کا سرچشمہ ہے۔ آپ کو خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنے تعلق کو مسلسل مضبوط کرتے رہنا چاہیے اور ہمیشہ وفادار رہنا چاہیے۔ میں ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایم ٹی اے کثرت سے دیکھیں اور اپنی دینی سمجھ اور علم میں اضافہ کریں۔ بالخصوص آپ کو میرے خطبات جمعہ اور دیگر مواقع پر دیے گئے خطابات کو باقاعدگی سے سننا چاہیے۔

پھر سب سے اہم بات یہ کہ ہمیں اسلام اور ہمارے پیارے آقا آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دنیا کے ہر کونے تک پھیلانے کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ لہٰذا آپ کو دانشمندی سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور لائبیریا کے تمام باشندوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لیے جامع اور مؤثر پروگرام ترتیب دینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں، مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جلسہ کی کارروائیوں سے بہت زیادہ فائدہ اٹھانے اور آپ کے ایمان کو مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں تقویٰ، نیک عمل اور اسلام اور انسانیت کی خدمت کی طرف ایک حقیقی تبدیلی لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر رحم کرے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 20 مئی 2026)

سیرت النبی ﷺ

از تحریرات و فرمودات
(سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
(تحقیق و ترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

باب اول (قسط نمبر 9)

عرب و عجم قبل از اسلام
آنحضور ﷺ کے آباء و اجداد

مکہ کی آبادی و سکونت حجاز:

حضورؑ نے مندرجہ بالا فرمودات میں جس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے ایک مشہور واقعہ ہے جو قرآن کریم احادیث اور کچھ فرق کے ساتھ بائیبل میں بھی مذکور ہے۔ اور آپؑ نے اس ارشاد میں اعتراض یا الزام کا رنگ اختیار کئے بغیر یہ حقیقت بیان فرمادی ہے کہ قرآن کریم نے جس رنگ میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے وہی درست اور انبیاء علیہم السلام کے شایان شان ہے۔ بائیبل جس حقیقت کو درست رنگ میں بیان کرنے سے قاصر ہے۔

اس کی مزید تفصیل میں جانے سے پہلے اس بارے میں قرآنی آیات درج کی جاتی ہیں تاکہ یہ معاملہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ○ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ○ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ○ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ○ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ○

(الصّٰفّٰت:102، 113)

پس ہم نے اسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ اور ہم نے اسے اسحاق کی بطور نبی خوشخبری دی جو صالحین میں سے تھا۔ اور اُس پر اور اسحاق پر ہم نے برکت بھیجی اور ان دونوں کی ذریت میں احسان کرنے والے بھی تھے اور اپنے نفس کے حق میں کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی تھے

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔ (ابراھیم: 38)

اے ہمارے ربّ! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔

احادیث میں بھی یہ واقعات بیان ہوئے ہیں مثلاً صحیح بخاری کتاب بدء الخلق اور کتاب الانبیاء میں یہ واقعات بڑی تفصیل سے مذکور ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ بائیبل میں بھی یہ واقعات بیان ہوئے ہیں لیکن کچھ فرق کے ساتھ۔ بائیبل میں جب ان واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات پر کچھ اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جیسا کہ بائیبل میں لکھا ہے کہ ابراہیمؑ سارہ کی رنجش کے نتیجہ میں اسماعیلؑ اور ہاجرہؑ کو جنگل بیابان میں چھوڑ آئے، گویا انہوں نے بیگناہوں پر ظلم کیا۔ اور یہ ایک عظیم الشان نبی کے شایان شان نہیں ہوسکتا۔ لیکن قرآن نے حضرت ابراہیمؑ سے اس اعتراض کو دور فرمایا ہے۔

اس معاملہ کو حضرت مصلح موعودؓ نے درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

’’اس آیت (ابراہیم: 38) میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ فعل نہایت نیک نیت کی بنا پر تھا۔ ضمناً اس میں بائیبل کے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ بائیبل میں ہے کہ حضرت سارہ ناراض ہو گئیں تھیں اس لئے انکو خوش کرنے کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ اور انکی والدہ کو جنگل میں چھوڑا تھا یعنی ایک نبی نے اپنی ایک بیوی کی رضامندی کے لئے بعض بے گناہوں پر ظلم کیا۔ قرآن کریم اس امر کا جو حضرت ابراہیمؑ کے نام پر دھبہ ہے خود حضرت ابراہیمؑ کے منہ سے دفعیہ کرواتا ہے اور انکی مذکورہ بالا دعا نقل کر کے بتاتا ہے کہ یہ بیان بائبل کا غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے رب تُو تو جانتا ہے کہ میری نیت انکو جنگل میں چھوڑنے سے کیا ہے میں ایسا کسی دنیوی غرض کی وجہ سے نہیں کر رہا بلکہ محض تیری خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی بیوی بچوں کو اس جنگل میں چھوڑے جا رہا ہوں‘‘

(تفسیر کبیر جلد 3 از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ 487، تفسیر سورۃ ابراہیم آیت 38)

آپؑ نے ان واقعات کو بیان فرما کر امت مسلمہ کو خدا تعالیٰ کے ان عظیم الشان فضلوں کی طرف توجہ دلائی ہے نیز ابتلاؤں میں صبر کے عظیم الشان ثمرات یاد دلائے ہیں اور یہ ثابت فرمایا ہے کہ تمام برکتوں کی کنجی رضاء خداوندی اور ارادہ الٰہی کی اتباع میں ہے جیسا کہ فرمایا:

’’ماسوا اس کے جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے صفاتِ اخلاقیہ سے دلوں میں اپنی محبت جماوے ایسا ہی اُن کی صفاتِ اخلاقیہ میں اِس قدر معجزانہ تاثیر رکھ دیتا ہے کہ دل اُن کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔ وہ ایک عجیب قوم ہے کہ مَرنے کے بعد زندہ ہوتے ہیں اور کھونے کے بعد پاتے ہیں اور اِس قدر زور سے صدق اور وفا کی راہوں پر چلتے ہیں کہ اُن کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہوجاتی ہیں گویا اُن کا خدا ایک الگ خدا ہے جس سے دنیا بے خبر ہے۔ اور اُن سے خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اِس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اُس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو اُس کے لئے سرد کر دیا۔ اور جب ایک بدکردار بادشاہ اُن کی بیوی سے بدارادہ رکھتا تھا تو خدا نے اُس کے اُن ہاتھوں پر بلا نازل کی جن کے ذریعہ سے وہ اپنے پلید ارادہ کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ پھر جبکہ ابراہیم نے خدا کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے کو جو اسمٰعیل تھا ایسی پہاڑیوں میں ڈال دیا جن میں نہ پانی نہ دانہ تھا تو خدا نے غیب سے اُس کے لئے پانی اور سامانِ خوراک پیدا کر دیا‘‘

(روحانی خزائن، جلد 22۔ حقیقۃ الوحی صفحہ 52)

سیّد الکونین حضرت محمد ﷺ کا مطہّر نسب:

کتب تاریخ و سیرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انبیاء نسب اور حسب کے لحاظ سے مطہر اور معزز تھے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی نسب اور حسب کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ تھے بلکہ سب سے اعلیٰ تھے۔ آپ ﷺ کی اس امتیازی شان کا حضورؑ اپنی تحریرات و فرمودات میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

فرمایا: ’’کیونکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ قادر ہے، حکیم بھی ہے اور اسکی حکمت اور مصلحت چاہتی ہے کہ اپنے نبیوں اور ماموروں کو ایسی اعلیٰ قوم اور خاندان اور ذاتی نیک چال چلن کے ساتھ بھیجے تا کہ کوئی دل انکی اطاعت سے کراہت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے جو تمام نبی علیہم السلام اعلیٰ قوم اور خاندان میں سے آتے رہے ہیں۔ اسی حکمت اور مصلحت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ کے وجود با وجود کی نسبت ان دونوں خوبیوں کا تذکرہ فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (توبہ: 128) یعنی تمہارے پاس وہ رسول آیا ہے جو خاندان اور قبیلہ اور قوم کے لحاظ سے تمام دنیا سے بڑھ کر ہے۔ اور سب سے زیادہ پاک اور بزرگ خاندان رکھتا ہے اور ایک اور جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ (الشعراء: 218-220) یعنی خدا پر توکل کر جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ وہی خدا جو تجھے دیکھتا ہے جب تو دعا اور دعوت کے لئے کھڑا ہوتا ہے وہی خدا جو تجھے اسوقت دیکھتا تھا کہ جب تو تخم کے طور پر راستبازوں کی پشتوں میں چلا آتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی بزرگ والدہ آمنہ معصومہ کے پیٹ میں پڑا۔ اور انکے سوا اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں ہمارے بزرگ اور مقدس نبی ﷺ کے علو خاندان اور شرافت قوم اور بزرگ قبیلہ کا ذکر ہے‘‘

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 281)

حضور نے مندرجہ بالا تحریر کی وضاحت میں اسی صفحہ کے حاشیہ میں درج فرمایا کہ

’’انفس کے لفظ میں ایک قراءت زبر کے ساتھ ہے یعنی حرف فاء کی فتح کے ساتھ اور اسی قراءت کو ہم اس جگہ ذکر کرتے ہیں۔ اور دوسری قراءت بھی یعنی حرف فاء کی پیش کے ساتھ بھی اسکے ہم معنی ہے کیونکہ خدا قریش کو مخاطب کرتا ہے کہ تم جو ایک بڑے خاندان میں سے ہو یہ رسول بھی تمہی میں سے ہے یعنی اعلیٰ خاندان ہے‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15، حاشیہ صفحہ 281)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور جگہ فرمایا:

’’عرب کی تاریخ دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بجز آنحضرت ﷺ کے سلسلہ آباء و اجداد کے جن کو اللہ جلّ شانہ نے اپنے خاص فضل و کرم سے شرک اور دوسری بلاؤں سے بچائے رکھا باقی تمام لوگ عیسائیوں کے بدنمونہ کو دیکھ کر اور انکی چال وچلن کی بدتاثیر سے متاثر ہو کر انواع اقسام کے قابل شرم گناہوں اور بد چلنیوں میں مبتلا ہو گئے تھے‘‘

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 341 حاشیہ)

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 28 تا 32، مطبوعہ کینیڈا 2018)

⁂

تذکار مہدی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب کرم دین بھینی والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا۔ آریوں نے اسے ورغلایا اور رکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرور کچھ سزا دے اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ بات سنی تو وہ ڈر گئے۔ وہ کہنے لگے حضور بڑے فکر کی بات ہے آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے آپ کسی طرح قادیان تشریف لے چلیں گورداسپور میں مزید عرصہ نہ ٹھہریں اگر آپ گورداسپور میں ٹھہرے تو مجسٹریٹ نے کل آپ کو کوئی نہ کوئی سزا ضرور دے دینی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا خواجہ صاحب اگر میں قادیان چلا جاؤں تو وہاں سے بھی مجھے پکڑا جا سکتا ہے پھر میں کہاں جاؤں مجسٹریٹ کو اختیارات حاصل ہیں اگر قادیان گیا تو وہاں بھی وارنٹ آسکتے ہیں اور وہاں سے کسی دوسری جگہ گیا تو وہ بھی محفوظ جگہ نہ ہوگی وہاں بھی وارنٹ جاری کئے جاسکتے ہیں پھر میں کہاں کہاں بھاگتا پھروں گا۔ خواجہ صاحب کہنے لگے حضور آریوں نے مجسٹریٹ سے کچھ نہ کچھ سزا دینے کا وعدہ لے لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے تھے۔ آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیوں پریشان ہو گئے ہیں خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ ان میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا پاگل ہو گیا اور چھت پر سے چھلانگ مار کر مر گیا۔ پھر اس پر یہ اثر تھا میں دلّی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانہ کے اسٹیشن پر مجھے ملا اور کہنے لگا۔ دعا کریں میرا ایک اور بیٹا ہے خدا تعالیٰ اسے بچا لے مجھ سے بہت غلطیاں ہوئیں ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے اور آریوں کو ان کے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر دنیا کی ہر شے اس کی ہو جاتی ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ **”جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو“**۔ یعنی اگر تو خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو سب جہاں تیرا ہو جائے گا دنیا کی کوئی چیز تمہیں ضرّر نہیں پہنچا سکے گی اور کوئی دشمن تمہارے خلاف کوئی شرارت نہیں کر سکے گا پس تم اللہ تعالیٰ کے بنو اور دعا کرتے رہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور اس طرح تم بھی امن میں آجاؤ اور تمہاری اولاد اور دوسرے عزیز اور دوست بھی امن میں آجائیں۔ یاد رکھو جب تک جماعت امن میں نہیں رہے گی تم بھی امن میں نہیں رہ سکتے اور جماعت اسی وقت امن میں رہ سکتی ہے جب تمہاری آئندہ نسل امن میں ہو۔

(الفضل 30 مارچ 1957ء جلد 46/11 نمبر 77 صفحہ 5 تا 7)

میرے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے

میں اس کے متعلق بعض واقعات سناتا ہوں، پنڈت لیکھرام آریوں کے ایک مشہور مبلغ تھے۔ ان سے اسلام کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ کی خط و کتابت ہوتی رہی۔ چونکہ ان کی طبیعت میں سختی تھی اس لئے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق سخت اور ناشائستہ الفاظ استعمال کئے جیسا کہ ان کی کتاب ”کلیات آریہ مسافر“ سے ظاہر ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو جو دلائل کا جواب دلائل سے دینے میں کبھی نہ تھکنے والے تھے۔ ایسے الفاظ سن کر بہت تکلیف ہوئی۔

ایک دفعہ جب لاہور گئے تو پنڈت لیکھرام ملنے کے لئے آئے اور سامنے آکر سلام کیا۔ آپ نے ادھر سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری طرف آئے لیکن آپ نے توجہ نہ کی۔ اس پر سمجھا گیا کہ شاید آپ کو معلوم نہیں یہ کون ہے اور بتایا گیا کہ یہ پنڈت لیکھرام ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے شرم نہیں آتی میرے آقاؐ کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی جو عزت آریوں میں تھی اس کی وجہ سے بڑے بڑے لوگ ان سے ملنا اپنی عزت سمجھتے تھے لیکن حضرت مرزا صاحب کی غیرت دیکھئے پنڈت صاحب خود ملنے کے لئے آتے ہیں مگر آپ فرماتے ہیں پہلے میرے آقا کو گالیاں دینا چھوڑ دے تب میں ملوں گا۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا سلوک اپنی اولاد سے ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ قطعاً خیال نہیں کیا جا سکتا تھا کہ آپ کبھی ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔ ہم جب چھوٹے ہوتے تھے تو یہ سمجھا کرتے تھے کہ حضرت صاحب کبھی غصے ہوتے ہی نہیں۔ میرے بچپن کے زمانہ کا ایک واقعہ ہے مولوی عبد الکریم صاحبؓ جو اسی جگہ کے ایک عالم تھے اور جنہیں پرانے لوگ جانتے ہوں گے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا میرے پسلی میں درد ہے جہاں ٹکور کی گئی لیکن آرام نہ ہوا۔ آخر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی جیب میں اینٹ کا ایک روڑا پڑا تھا جس کی وجہ سے پسلی میں درد ہو گیا۔ پوچھا گیا کہ حضور یہ کس طرح آپ کی جیب میں پڑ گیا۔ فرمایا محمود نے مجھے یہ اینٹ کا ٹکڑا دیا تھا کہ سنبھال کر رکھنا میں نے جیب میں ڈال لیا کہ جب مانگے گا نکال دوں گا۔ مولوی صاحب نے کہا حضور مجھے دے دیجئے میں رکھ چھوڑوں۔ فرمایا نہیں میں اپنے پاس ہی رکھوں گا۔ تو آپ کی اولاد سے ایسی محبت تھی۔ آپ ہم سب سے ہی بہت پیار اور محبت کرتے تھے لیکن خاص کر ہمارے سب سے چھوٹے بھائی سے آپ کو ایسی محبت تھی کہ ہم سمجھتے تھے سب سے زیادہ اسی سے محبت کرتے ہیں۔ ایک دن میں جب باہر سے آیا تو دیکھا کہ چھوٹے بھائی کے جسم پر ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بچپن کی ناسمجھی سے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نکل گئی تھی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف تھی۔ اس پر حضرت صاحب نے اس زور سے اسے مارا کہ اس کے بدن پر نشان پڑ گئے۔ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کا یہ نہایت ہی چھوٹا اور معمولی واقعہ ہے لیکن اس کو سامنے رکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج کل مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی کس قدر عزت ہے۔ اکثر لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو مخالفین کے لیکچروں میں جاتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خوشی سے گالیاں سنتے ہیں۔ بعض جوش میں آکر آگے سے گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر یہ بھی درست نہیں اور اکثر بیٹھے سنتے رہتے ہیں۔ لاہور میں آریوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں شامل ہونے کی دعوت حضرت مرزا صاحب کو بھی دی گئی اور بانیان جلسہ نے اقرار کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی برا لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا لیکن جلسہ میں سخت گالیاں دی گئیں۔ ہماری جماعت کے کچھ لوگ بھی وہاں گئے تھے جن میں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ بھی تھے جن کی حضرت مرزا صاحب خاص عزت کیا کرتے تھے جب آپ نے سنا کہ جلسہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئی ہیں تو مولوی صاحب کو کہا وہاں بیٹھا رہنا آپ کی غیرت نے کس طرح گوارہ کیا کیوں نہ آپ اٹھ کر چلے آئے؟ اس وقت آپ ایسے جوش میں تھے کہ خیال ہوتا تھا کہ مولوی صاحب سے بالکل ناراض ہو جائیں گے۔ مولوی صاحب نے کہا حضور غلطی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا یہ کیا غلطی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں اور آپ وہاں بیٹھے رہیں۔

غرض ایسے بیسیوں واقعات ہیں جن سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی ساری زندگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور توقیر کے لئے وقف تھی۔

(تقریر سیالکوٹ۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 115 تا 113)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خانہ تلاشی:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تلاشی کا واقعہ سنا رہے تھے۔ یہ تلاشی پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل کے سلسلہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے لی تھی۔ آپ نے فرمایا سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک چھوٹے دروازہ میں سے گزرنے لگا تو اس کے سر کو سخت چوٹ آئی اور سر چکرا گیا۔ ہم نے اسے دودھ پینے کو کہا لیکن اس نے انکار کیا کہ اس وقت میں تلاشی کے لئے آیا ہوں اور یہ میرے فرض منصبی کے مخالف ہوگا۔ اس پر یہی صاحب جواب بولے ہیں جھٹ بولے۔ حضور اس کے سر میں خون بھی نکلا تھا یا نہیں حضرت صاحب نے ہنستے ہوئے فرمایا میں نے اس کی ٹوپی اتار کر نہیں دیکھی تھی۔

(خطبات محمود جلد نمبر 13 صفحہ 110)

پیشگوئی عبداللہ آتھم اور خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف:

ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو انذاری پیشگوئی فرمائی تھی۔ جب اُس کی میعاد گذر گئی اور آتھم نہ مرا تو ظاہر بین لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ ایک دفعہ نواب صاحب بہاولپور کے دربار میں بھی بعض لوگوں نے ہنسی اڑانی شروع کر دی کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور آتھم ابھی تک زندہ ہے۔ اُس وقت دربار میں خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے بھی بیٹھے ہوئے تھے جن کے نواب صاحب مرید تھے۔ باتوں باتوں میں نواب صاحب کہ مونہہ سے بھی یہ فقرہ نکل گیا کہ ہاں! مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آگئے اور انہوں نے بڑے جلال سے فرمایا کہ کون کہتا ہے آتھم زندہ ہے مجھے تو اس کی لاش نظر آرہی ہے۔ اِس پر نواب صاحب خاموش ہو گئے تو بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بظاہر زندہ معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً مردہ ہوتے ہیں اور بعض مردہ نظر آتے ہیں لیکن حقیقتاً زندہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ خدا کی راہ میں جان دیتے ہیں وہ درحقیقت زندہ ہوتے ہیں اور جو لوگ زندہ ہوتے ہیں اُن میں سے ہزاروں روحانی نگاہ رکھنے والوں کو مردہ دکھائی دیتے ہیں۔ کسی بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قبرستان میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے اُن سے کہا کہ آپ زندوں کو چھوڑ کر قبرستان میں کیوں آگئے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے تو شہر میں سب مردے ہی مردے نظر آتے ہیں اور یہاں مجھے زندہ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ پس رُوحانی مردوں اور رُوحانی زندوں کو پہچاننا ہر ایک کا کام نہیں۔ مگر اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ایک ظاہری علامت ایسی بتا دی ہے جس سے رُوحانی مردوں اور زندوں کو پہنچاننے میں بڑی حد تک آسانی ہو جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 292)

(تذکار مہدی صفحہ 180 تا 184، ایڈیشن 2020، یوکے)

⁂

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions

Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

مجلس عرفان

اپنی حالتوں کو اس حد تک لے آئیں کہ لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کے اور آپ کی باتیں سن کے اسلام کی طرف راغب ہوں اسلام کی طرف ان کی توجہ پیدا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن دکھائے کہ جب احمدیت آپ کے ملک میں بھی اکثریت میں پھیل جائے

لجنہ اماء اللہ ناروے کی مجلس Nordre Follo کے ایک وفد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات

مورخہ ۱۸؍جنوری ۲۰۲۵ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس Nordre Follo ناروے کی لجنہ اماء اللہ کے ایک وفد کو بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ لجنہ ممبرات نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے ناروے سے برطانیہ کا سفر کیا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

تعارف کے بعد دورانِ ملاقات حضورِ انور نے لجنہ کو دین اور مذہب کی گہرائی کو سمجھنے اور اپنے احمدی ہونے کی حقیقی اساس پر غور کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ ہم احمدی کیوں ہیں، احمدیت قبول کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ ماریں بھی کھائیں، لوگ ہمیں برا بھی سمجھتے ہیں، چاہے ناروے میں رہتے ہوں یا سویڈن میں یا کسی اور ملک میں۔ تو جب لوگ ہمیں برا کہتے ہیں، پھر ہمیں احمدی ہونے کا فائدہ کیا ہے؟

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ احمدی ہونے کا فائدہ تو تبھی ہے کہ جب ہمیں یہ پتا ہو کہ ہم کیوں احمدی ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی، وہ پوری ہوئی اور ہم اس کو ماننے والے بنے، اس لیے ہم احمدی ہیں۔

حضورِ انور نے بطورِ احمدی لجنہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ادراک حاصل کرنے کی بابت تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اور اس کے بعد ہمارے عمل کیا ہونے چاہئیں، ہم نے کتنا اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ہے، ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا کرنا ہے؟ پانچ نمازیں فرض ہیں، وہ کس طرح ادا کرنی ہیں، قرآنِ کریم میں حکم لکھے ہوئے ہیں، کس طرح ان پر عمل کرنا ہے اور ان کو تلاش کرنا ہے؟ تو تبھی ہمارے احمدی ہونے کا فائدہ ہے نہیں تو صرف احمدیت کا ایک لیبل لگا لینا تو کوئی فائدہ نہیں۔

حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ ہر بچی اور ہر عورت کو یہ سوچنا چاہیے کہ ہم احمدی کیوں ہیں؟ ہمارے کیا فرائض ہیں اور ان فرائض کو کس طرح پورا کرنا ہے؟ آپ نے اس ملک میں کس طرح اپنا نمونہ دکھانا ہے، جس سے احمدیت کی تبلیغ ہو اور احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچے۔ اور پھر اس قوم میں سے ہم لوگوں کو کس طرح احمدیت میں شامل کریں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا پر واضح ہو اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آئے۔ یہ ہمارا مقصد ہے اس کو پورا کرنا ہے۔ چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے یا بچی ہے یا بڑی ہے، اس کو ہر ایک کو سمجھنا چاہیے۔

حضورِ انور نے اسی تناظر میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بنیادی مقصد کی یاددہانی کراتے ہوئے فرمایا کہ اس کے لیے لجنہ قائم کی گئی اور اسی کے لیے لجنہ کے مختلف شعبے بنائے گئے ہیں۔ اسی لیے تربیت، تبلیغ اور باقی شعبے ہیں۔ تو ان کی طرف توجہ دیں اور اپنی حالتوں کو اس حد تک لے آئیں کہ لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کے اور آپ کی باتیں سن کے اسلام کی طرف راغب ہوں، اسلام کی طرف ان کی توجہ پیدا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن دکھائے کہ جب احمدیت آپ کے ملک میں بھی اکثریت میں پھیل جائے۔

بعد ازاں حضورِ انور نے لجنہ کو اپنی حالتوں کا جائزہ لینے اور ان مقاصد کے حصول کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کے ضمن میں تاکید فرمائی کہ لجنہ کا یہی مقصد ہے اور اس مقصد کو لے کے آپ لوگوں نے آگے بڑھنا ہے۔ اگر آپ یہ مقصد پورا کر سکتی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، نہیں کرتیں تو اپنی حالتوں کا دوبارہ اندازہ لگائیں، assess (تجزیہ) کریں کہ ہم کیا ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہیے؟

مزید برآں حضورِ انور نے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو اسلام آباد آنے کے اصل مقصد اور اس دوران انجام دیے جانے والے اہم امور کے بارے میں قیمتی نصائح سے نوازتے ہوئے تلقین فرمائی کہ یہاں رہیں، لجنہ کے نمائندوں سے بھی ملاقات کریں، نمازیں پڑھیں، دعائیں کریں اور اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کا عہد کریں اور واپس جائیں تو اس سے بہتر ہوں جو حالت آپ کی آپ کے آنے کے وقت میں تھی۔ جب یہ ہوگا تو تبھی فائدہ ہوگا۔

اسی دوران حضورِ انور اپنے سامنے دائیں جانب بیٹھی ہوئی شرکاء میں سے ایک بچی کی جانب متوجہ ہوئے اور انتہائی شفقت سے استفسار فرمایا کہ بچی! تمہیں میری باتوں کی سمجھ آئی ہے؟ بچی کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ تم نے اچھی احمدی بچی بننا ہے تا کہ تم دوسروں کو بتاؤ کہ احمدیت کیا چیز ہے اور صحیح اسلام یہ ہے۔ پھر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی، یونہی نہیں کہ میرے امّاں ابّا احمدی ہیں تو مَیں احمدی ہوگئی۔

ایک لجنہ ممبر نے حضورِ انور سے دعا کی درخواست کی کہ وہ خلافتِ احمدیہ کے مقاصدِ عالیہ کی خدمت کے لیے ہمیشہ سرگرم رہ سکیں۔

اس پر حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ اصل چیز یہ ہے کہ احمدیت کے پیغام کو پھیلائیں اور اسلام کے پیغام کو پھیلائیں اور اپنے نمونے قائم کریں، یہ مقصد ہے۔ نیز تاکید فرمائی کہ صرف دنیا داری میں نہ پڑیں، ناروے میں آ کے تو دنیا کے پیچھے پڑ گئے، دنیا تو مل ہی جائے گی۔ اصل چیز دین کی تلاش ہے، اللہ تعالیٰ کی تلاش ہے، وہ تلاش کریں۔

[حضورِ انور کے اس مختصر مگر پُرحکمت ارشاد میں یقیناً ہر احمدی کے لیے ایک گہرا سبق پنہاں ہے کہ خدمتِ دین اور خدا کی تلاش وہ اعلیٰ و ارفع مقاصد ہیں کہ جن کی تکمیل کے لیے ہر احمدی کو اپنی زندگی وقف کرنی چاہیے اور یقیناً یہی وہ مثالی کردار اور عملی نمونہ ہے کہ جس کے ذریعے اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ بابرکت نصائح اس امر کی جانب بھی توجہ دلاتی ہیں کہ دنیاوی ترقی کی دَوڑ میں روحانی ترقی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نیز خلافتِ احمدیہ کے مقاصدِ عالیہ کی خدمت کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے کردار اور عمل سے اسلام کی حقیقی اور پاکیزہ تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے رضائے باری تعالیٰ کا طالب رہے۔]

بعد ازاں لجنہ کو حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں سوالات پیش کرنے اور ان کی روشنی میں بیش قیمت راہنمائی حاصل کرنے کا موقع بھی حاصل ہوا۔

ایک لجنہ ممبر نے حضورِ انور سے ان باپوں کے متعلق راہنمائی طلب کی جو پنجگانہ نماز نہیں ادا کرتے اور جس سے ان کے بچوں پر بُرا اثر مرتّب ہوتا ہے؟

حضورِ انور نے اس پر یاد دلایا کہ اس بارے میں کئی دفعہ مَیں تقریروں میں، لجنہ میں اور جماعت کے مَردوں میں کہہ چکا ہوں کہ مرد اپنا نمونہ دکھائیں، صرف عورتوں پر نہ رہیں۔ لیکن عورتیں بھی بچوں کو بتائیں کہ ہم نے اللہ کی بات ماننی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے، اس لیے ہمیں نماز پڑھنی چاہیے۔ اور باپ کو کہیں کہ بچوں کے سامنے تم کیوں اپنا غلط نمونہ پیش کر رہے ہو؟

حضورِ انور نے دعا اور حکمت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ ہم تو پھر سمجھا ہی سکتے ہیں، موقع تلاش کر کے ان کو سمجھاؤ اور دعا کرو۔ باپوں سے لڑائی کرنے کی ضرورت نہیں کہ کل وہ کہیں کہ تم اپنے گھر جاؤ، میرے گھر سے باہر نکلو۔ حکمت سے بچوں کو بھی سمجھاؤ اور باپوں کو بھی سمجھائیں۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جس دین میں عبادت نہیں، وہ دین ہی نہیں۔ حضورِ انور نے اس ضمن میں تاکید فرمائی کہ اس لیے یہ باتیں بچوں کو بھی پڑھائیں، بڑوں کو بھی پڑھائیں کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔

ایک لجنہ ممبر نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ شہادت کا ایک بہت بڑا مقام ہے، مرد حضرات یہ مقام جنگوں میں یا مختلف ممالک میں احمدی شہید ہو کر حاصل کر لیتے ہیں۔ نیز راہنمائی طلب کی کہ کیا نفس کا جہاد شہادت کے جہاد جیسا رتبہ پائے گا اور ہم عورتیں کس طرح یہ مقام حاصل کر سکتی ہیں؟

حضورِ انور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے واضح فرمایا کہ عورتیں بھی شہید ہوئی ہیں، پاکستان میں تین چار عورتیں شہید ہوئی ہیں، اس لیے عورتوں نے شہادت کا مقام اس طرح بھی پا لیا۔

حضورِ انور نے ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی دفعہ مَیں بیان بھی کر چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ مرد کماتے ہیں، پھر مالی قربانیاں بھی بہت زیادہ کرتے ہیں، پھر جنگوں میں جاتے ہیں، وہاں جہاد کرتے ہیں اور پھر شہید بھی ہو جاتے ہیں، ان کو مقام مل جاتا ہے۔ لیکن ہم عورتیں گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں، ہم کس طرح یہ مقام حاصل کریں؟

حضورِ انور نے وضاحت فرمائی کہ گو کہ اُس وقت بعض عورتیں ایسی تھیں حضرت اُمّ عمّارہ رضی اللہ عنہا وغیرہ جیسی جو جنگوں میں شامل بھی ہو جاتی تھیں، بعض اَور بھی عورتیں تھیں، اور انہوں نے بڑے اچھے جنگی جوہر بھی دکھائے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! جب تم گھر میں ہو، اپنے گھر کی حفاظت کر رہی ہو، اپنے بچوں کی تربیت کر رہی ہو اَور گھروں کو تم نے سنبھال کر رکھا ہے اور گھر میں دینی ماحول پیدا کیا ہوا ہے اور تمہارے بچے اسلام کی تعلیم میں اُٹھ (پرورش پا) رہے ہیں، تو تمہارا مقام وہی ہے جو ان شہیدوں کا مقام ہوگا، اتنا ہی ثواب تمہیں مل رہا ہوگا۔

بایں ہمہ حضورِ انور نے اس بات کی اہمیت پر

زور دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آپ لوگوں کے بارے میں فرما دیا کہ بغیر جنگ کیے ہی آپ لوگوں کا جہاد بھی شمار ہو گیا اور آپ کا مقام بھی بڑا ہو گیا۔ اس لیے عورت کے قدموں کے نیچے جنّت بھی اللہ میاں نے رکھ دی، مَردوں کے کیوں نہیں رکھی اور آپ کو کیا چاہیے؟ شہادت کا مقام بڑا ہے تو اس کا مقام اور بھی بڑا ہے جو جنّت میں لے جانے والی ہے۔ شہید تو خود جنّت میں جائے گا، عورت صحیح تربیت کر کے لوگوں کو جنّت میں لے کر جائے گی۔

ایک لجنہ ممبر نے حضورِ انور سے دریافت کیا کہ آجکل ایسے حالات ہیں اور جنگیں ہو رہی ہیں تو لوگ سوال کرتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے؟

حضورِ انور نے اس سوال کے جواب میں استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ پہلے جنگیں نہیں ہوتی تھیں؟ اللہ تعالیٰ نے یہ کب کہا تھا کہ سارے مجھے مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآنِ شریف میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو شیطان نے کہا تھا کہ مَیں ان کی اولاد کو بھڑکاؤں گا اور بہت سارے لوگ میرے پیچھے چلیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے تو اللہ میاں نے کہا کہ ٹھیک ہے، یہ نہیں کہا تھا کہ تمہارے پیچھے نہیں چلیں گے، اللہ میاں نے کہا تھا کہ تمہیں بھی اور تمہارے پیچھے چلنے والوں، سب کو، مَیں جہنّم میں ڈالوں گا۔

حضورِ انور نے جنگوں کے اصل محرّک کی جانب روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرمایا کہ جنگیں تو شیطان کے پیچھے چلنے کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ لوگ شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں، اس لیے وہ ظلم کر رہے ہیں۔ اور ظالم کو پھر اللہ تعالیٰ اس جہان میں بھی سزا دے دیتا ہے، یہ دنیا تو اسّی نوّے سال کی عارضی زندگی ہے، اگلے جہان کی جو مستقل زندگی ہے اس میں پھر اللہ تعالیٰ ان کو جہنّم میں ڈالے گا، بعضوں کو یہاں بھی سزا دے دیتا ہے اور بعضوں کو اگلے جہان میں جہنّم میں ڈالے گا کہ جو ظلم کر رہے ہیں، معصوموں اور عورتوں کو قتل کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے اس حقیقت کو بھی واضح فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کے اپنے ایسے عمل ہوں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی قوم کو سزا دینے کے لیے ایسی باتیں کر رہا ہو، لیکن بہر حال جو ظلم کرنے والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں ان کو اگلے جہان میں بہت زیادہ سزا دوں گا۔

حضورِ انور نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا کہ لوگ شیطان کے پیچھے زیادہ چلیں گے۔ اور کہہ دیا تھا کہ مَیں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہ اچھی باتیں ہیں، یہ بری باتیں ہیں، میری بات مانو گے تو ظلم سے بچو گے اور اس دنیا میں بھی آرام سے رہو گے اور جنّت میں بھی جاؤ گے۔ شیطان کے پیچھے چلو گے، تو گو تم یہاں اس دنیا میں سمجھتے ہو گے کہ مَیں نے بہت کچھ کما لیا، بہت عیاشیاں کر لیں اور بڑے اچھے حالات ہیں، لیکن اگلے جہان میں تمہیں جہنّم میں ڈالوں گا۔

حضورِ انور نے اس بات کا اعادہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مَیں نے تمہیں کھلی چھٹی دی ہوئی ہے، انسان کو عقل دی ہے، میری باتیں مان لو تو اس دنیا میں امن میں ہو گے اور ظلم ختم ہو جائے گا۔ نہیں مانو گے، شیطان کے پیچھے چلنے والے ہو گے، تو پھر ظلم ہو گا اور ظلم کی اس دنیا میں بھی تمہیں سزا مل جائے گی اور اگلے جہان میں بھی ملے گی۔ یہاں تو ایسی کوئی بات ہی نہیں، یہ اس میں خدا نہ ہونے کا کیا سوال ہے، خدا ہے اور خدا نے کہیں نہیں کہا کہ زبردستی ہے۔ خدا نے تمہیں دماغ دیا ہے، استعمال کرو اور چھٹی دی ہے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2025)

❀ ❀ ❀

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

میں یا تمدن میں نہ پیدا ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان تینوں خوبیوں کو جمع کر دیا ہے۔ دیکھو کتنی چھوٹی سی آیت ہے مگر اس میں تکمیل کے دونوں پہلو (نفی و اثبات) کس خوبی اور خوش اسلوبی سے جمع کر دئے گئے ہیں۔ تین باتوں یعنی عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تین باتوں یعنی فحشاء، منکر اور بغی سے روکا گیا ہے۔ عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی انسان دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کر سکتا۔ اگر اس سے کوئی شخص حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم سے کم اتنا حسن سلوک اس سے کرے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 168)

❀ ❀ ❀

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جس میں تقویٰ ہے، جو اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے، جو دوسروں کے حقوق ادا کرتا ہے، جو جھوٹی اناؤں اور تکبر سے پاک ہے۔ (خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

انسان کے دل میں نیکی اور بدی دونوں کے القاء پائے جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہر ایک انسان کے لئے دو جاذب موجود ہیں یعنی کھینچنے والے۔ ایک جاذبِ خیر ہے جو نیکی کی طرف اُس کو کھینچتا ہے۔ دوسرا جاذبِ شر ہے جو بدی کی طرف کھینچتا ہے جیسا کہ یہ امر مشہود و محسوس ہے کہ بسا اوقات انسان کے دل میں بدی کے خیالات پڑتے ہیں اور اُس وقت وہ ایسا بدی کی طرف مائل ہوتا ہے کہ گویا اُس کو کوئی بدی کی طرف کھینچ رہا ہے اور پھر بعض اوقات نیکی کے خیالات اس کے دل میں پڑتے ہیں اور اُس وقت وہ ایسا نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے کہ گویا کوئی اُس کو نیکی کی طرف کھینچ رہا ہے اور بسا اوقات ایک شخص بدی کر کے پھر نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور نہایت شرمندہ ہوتا ہے کہ میں نے بُرا کام کیوں کیا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی کو گالیاں دیتا اور مارتا ہے اور پھر نادم ہوتا ہے اور دل میں کہتا ہے کہ یہ کام میں نے بہت ہی بیجا کیا اور اُس سے کوئی نیک سلوک کرتا ہے یا معافی چاہتا ہے سو یہ دونوں قسم کی قوتیں ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہیں اور شریعت اسلام نے نیکی کی قوت کا نام لمّۂ ملک رکھا ہے اور بدی کی قوت کو لمّۂ شیطان سے موسوم کیا ہے۔ فلسفی لوگ تو صرف اس حد تک ہی قائل ہیں کہ یہ دونوں قوتیں ہر ایک انسان میں ضرور موجود ہیں مگر خدا جو وراء الوراء اسرار ظاہر کرتا ہے اور عمیق اور پوشیدہ باتوں کی خبر دیتا ہے اُس نے ان دونوں قوتوں کو مخلوق قرار دیا ہے جو نیکی کا القاء کرتا ہے اُس کا نام فرشتہ اور رُوح القدس رکھا ہے اور جو بدی کا القاء کرتا ہے اُس کا نام شیطان اور ابلیس قرار دیا ہے مگر قدیم عقلمندوں اور فلاسفروں نے مان لیا ہے کہ القاء کا مسئلہ بیہودہ اور لغو نہیں ہے۔ بے شک انسان کے دل میں دو قسم کے القاء ہوتے ہیں۔ نیکی کا القاء اور بدی کا القاء۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں القاء انسان کی پیدائش کا جزو نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ باہم متضاد ہیں اور نیز انسان اُن پر اختیار نہیں رکھتا اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں القاء باہر سے آتے ہیں اور انسان کی تکمیل اُن پر موقوف ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ان دونوں قسم کے وجود یعنی فرشتہ اور شیطان کو ہندوؤں کی کتابیں بھی مانتی ہیں اور گبر بھی اس کے قائل ہیں بلکہ جس قدر خدا کی طرف سے دُنیا میں کتابیں آئی ہیں سب میں ان دونوں وجودوں کا اقرار ہے۔ پھر اعتراض کرنا محض جہالت اور تعصّب ہے اور جواب میں اس قدر لکھنا بھی ضروری ہے کہ جو شخص بدی اور شرارت سے باز نہیں آتا وہ خود شیطان بن جاتا ہے جیسا کہ ایک جگہ خدا نے فرمایا ہے کہ انسان بھی شیطان بن جایا کرتے ہیں۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۴، ۲۹۳)

داخلہ دار الصناعت قادیان
سیشن 2026-27ء

(احمدی طلباء متوجہ ہوں داخلہ شروع ہے)

(Ahmadiyya Vocational Training Centre)

دار الصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و خصوصی راہ نمائی سے 2010ء میں ہوا۔ ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنر مند بنانا اور ٹیکنکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دار الصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے۔ جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

(1.)Computer applications (2.)Plumbing (3.)Electrician
(4.)Motor vehicle mechanic (5.)Diesel mechanic (6.)Welding
(7.)A.C & Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لئے Hostel و Mess کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمّل نہیں کر سکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لئے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچّوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ نئے سیشن 2026-27ء کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی کلاسز 01 اگست 2026ء سے شروع ہوں گی۔

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل نمبرز و email.id پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

darulsanaat.qadian@gmail.com
*9872725895,*8604024043

(پرنسپل دار الصناعت قادیان)

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

غزوۂ تبوک، لشکرِ اسامہ، اطاعتِ خلافت، صداقت، استقامت اور خدمتِ دین کے ایمان افروز اسباق

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 05 دسمبر 2025ء بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ کے آغاز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر کو کیا اہم نصائح فرمائیں؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ دھوکا نہ دو۔ بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو۔ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔ اللہ سے دعا کرو کہ وہ جنگ کو ٹال دے۔ اگر جنگ ہو جائے تو وقار، خاموشی اور اتحاد کے ساتھ لڑو۔ آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ رعب ختم ہو جائے گا۔ یقین رکھو کہ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت کعب بن مالکؓ کے واقعہ سے کیا سبق اخذ فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ: خدمت کے باوجود غلطی پر مواخذہ ہوسکتا ہے۔ نظم جماعت کی پابندی ضروری ہے۔ خدمت دین اللہ کی رضا کے لیے ہو، تعریف حاصل کرنے کے لیے نہیں۔ اپنی خدمات کا احسان نہیں جتانا چاہیے۔ غلطی پر عاجزی سے اعتراف کرنا مومن کی شان ہے۔

سوال: حضرت کعب بن مالکؓ نے غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے کے بعد کیا طرز عمل اختیار کیا؟

جواب: انہوں نے جھوٹا بہانہ بنانے کے بجائے سچائی سے اعتراف کیا کہ ان سے سستی اور غفلت ہوئی۔ اسی صداقت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بعد میں ان کی توبہ قبول فرمائی۔

سوال: غسان کے بادشاہ کے خط پر حضرت کعب بن مالکؓ کا ردِعمل کیا تھا؟

جواب: جب غسان کے بادشاہ نے انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی تو انہوں نے اسے شیطان کا آخری حملہ سمجھا اور خط کو آگ میں جلا دیا۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو کس بات سے خبردار فرمایا؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: نظم جماعت کے خلاف روش اختیار نہ کرو۔ سزا یافتہ افراد سے ناجائز تعلق نہ رکھو۔ خدمات کا غرور نہ کرو۔ احسان جتانے کے بجائے عاجزی اختیار کرو۔

سوال: غزوۂ تبوک کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

جواب: غزوۂ تبوک کے نتیجہ میں: مسلمانوں کی عرب میں دھاک بیٹھ گئی۔ طائف سمیت مختلف قبائل نے اطاعت قبول کی۔ اسلام کی سیاسی قوت مستحکم ہوئی۔ پورے عرب میں اسلامی پرچم لہرانے لگا۔

سوال: حضرت خالد بن ولیدؓ کو نجران بھیجتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہدایت دی؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ: پہلے تین مرتبہ اسلام کی دعوت دینا۔ اگر قبول کرلیں تو جنگ نہ کرنا۔ اگر انکار کریں اور جنگ کریں تو مقابلہ کرنا۔

سوال: بنو حارث نے حضرت خالدؓ کی دعوت پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب: انہوں نے اسلام قبول کرلیا، جنگ سے باز رہے، اور حضرت خالدؓ نے انہیں قرآن، سنت اور اسلامی تعلیمات سکھائیں۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو حارث کے وفد کو دیکھ کر کیا فرمایا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: ’’یہ کون لوگ ہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہندی ہیں۔‘‘

سوال: لشکر اسامہ کی اہمیت کیا تھی؟

جواب: یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری روانہ کردہ لشکر تھا اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپؐ کے احکامات کی پابندی لازم ہے۔

سوال: بعض صحابہؓ نے حضرت اسامہؓ کی امارت پر کیوں اعتراض کیا؟

جواب: کیونکہ حضرت اسامہؓ کم عمر تھے جبکہ لشکر میں بڑے جلیل القدر صحابہؓ موجود تھے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا؟

جواب: آپؐ نے فرمایا: اگر تم اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو اس سے پہلے اس کے والد حضرت زیدؓ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو، حالانکہ دونوں امارت کے اہل تھے۔

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے لشکر اسامہ کو روانہ کرنے کے بارے میں کیا تاریخی الفاظ فرمائے؟

جواب: آپؓ نے فرمایا: ’’خدا کی قسم! اگر درندے مجھے اچک لیں تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔‘‘

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے لشکر اسامہ کے متعلق حضرت ابوبکرؓ کے عمل کو کیسے بیان فرمایا؟

جواب: آپؑ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے انتہائی استقامت اور اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو منسوخ نہیں ہونے دیا۔

سوال: حضرت ابوبکرؓ نے اسامہؓ کے جھنڈے کی گرہ کیوں نہ کھولی؟

جواب: کیونکہ وہ گرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگائی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ’’یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابن ابو قحافہ اس گرہ کو کھول دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھی ہو۔‘‘

سوال: لشکر اسامہ کی کامیابی کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: دشمن کو شکست ہوئی۔ مسلمانوں کا رعب قائم ہوا۔ ارتداد کی تحریکیں کمزور پڑ گئیں۔ اسلامی ریاست مضبوط ہوئی۔

سوال: مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب کی نمایاں خصوصیات کیا تھیں؟

جواب: وقف زندگی کا جذبہ، سادگی قناعت، تہجد گزاری، خلافت سے وفا، افریقہ میں قربانی سے خدمت۔

سوال: مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ وہ گھانا میں میرے ساتھ رہے اور انہوں نے بڑی وفا، محنت، سادگی اور بے نفسی سے خدمت کی۔

سوال: مکرم ایدی حمایدی صاحب کی تبلیغی زندگی کی خاص بات کیا تھی؟

جواب: وہ ہر روز تبلیغ کرتے، دور دراز علاقوں میں موٹر سائیکل پر سفر کرتے اور ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ ’’کوئی دن تبلیغ کے بغیر نہ گزرے۔‘‘

سوال: مکرم ایدی حمایدی صاحب کو کون سی خاص سعادت نصیب ہوئی؟

جواب: عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔

سوال: اس خطبہ کا مرکزی سبق کیا ہے؟

جواب: اس خطبہ کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ: اطاعتِ خلافت، نظم جماعت کی پابندی، صداقت، خدمت دین میں اخلاص، قربانی، استقامتاور اللہ پر کامل توکل مومن کی حقیقی شان ہیں۔

سوال: حضرت کعب بن مالکؓ کے واقعہ سے نوجوان کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: نوجوان یہ سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ: غلطی پر سچ بولیں، وقتی فائدہ کے لیے جھوٹ نہ بولیں، اللہ پر بھروسہ رکھیں، آزمائش میں ثابت قدم رہیں۔

سوال: حضرت ابوبکرؓ کی قیادت کا سب سے بڑا نمایاں وصف اس خطبہ سے کیا سامنے آتا ہے؟

جواب: اطاعتِ کاملہ اور فیصلہ کن جرأت۔

سوال: خطبہ میں اتحاد کی اہمیت کیسے واضح کی گئی؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں جھگڑا کمزوری اور شکست کا سبب بنتا ہے جبکہ اتحاد کامیابی کی بنیاد ہے۔

⁂

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons..
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka. E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All ,Hatred for None

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب

شکر گزاری، صبر، خدمتِ خلق، نظم وضبط اور خلافت سے وابستگی کے ایمان افروز اسباق

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 03 / اگست 2007ء بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اس خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے کس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکرادا فرمایا کہ جماعت برطانیہ کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور یہ جلسہ اپنی نمائندگی کے اعتبار سے عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

سوال: حضور انور نے جماعت UK کی ذمہ داریوں کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ جلسہ سالانہ UK بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکا ہے، اس لیے جماعت UK کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد ان ذمہ داریوں کو سمجھتا اور نبھاتا ہے۔

سوال: اس جلسہ میں سب سے بڑی آزمائش کیا تھی؟

جواب: سب سے بڑی آزمائش غیر معمولی بارشیں اور خراب موسمی حالات تھے، جنہوں نے پارکنگ، آمدورفت اور دیگر انتظامات میں مشکلات پیدا کیں۔

سوال: مہمانوں اور شاملین جلسہ نے مشکلات کے باوجود کیا نمونہ دکھایا؟

جواب: اکثریت نے صبر، حوصلہ، برداشت اور انتظامیہ سے مکمل تعاون کا مثالی نمونہ دکھایا اور شکایت کرنے کے بجائے خندہ پیشانی سے مشکلات برداشت کیں۔

سوال: حضور انور نے بعض بے صبری دکھانے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ احمدی ہونے کے ناطے ہر فرد کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ معمولی غلط رویہ بھی جماعت کی نیک نامی کو متاثر کر سکتا ہے۔

سوال: حضور انور نے جماعت کو ’’سفید چادر‘‘ کی مثال دے کر کیا سمجھایا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ جماعت ایک سفید چادر کی مانند ہے، جس پر معمولی داغ بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی احمدی کی چھوٹی سی غلطی بھی نمایاں ہو کر جماعت پر اثر ڈالتی ہے۔

سوال: خراب موسم نے انتظامیہ کو کیا فائدہ پہنچایا؟

جواب: اس آزمائش نے انتظامیہ کی بعض کمزوریوں کو واضح کر دیا، جس سے آئندہ بہتر منصوبہ بندی اور اصلاح کی راہیں کھلیں۔

سوال: پارکنگ کے نظام میں کیا مسئلہ پیش آیا؟

جواب: متبادل پارکنگ حدیقۃ المہدی سے فاصلے پر تھی۔ لوگوں کو پہلے جلسہ گاہ اتار کر ڈرائیورز کو پارکنگ لے جانے کا انتظام کیا گیا، جس سے ٹریفک جام اور پولیس کی پریشانی پیدا ہوئی۔

سوال: حضور انور نے پارکنگ کے مسئلہ کے حل کے لیے کیا تجاویز دیں؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ آئندہ اسلام آباد اور لندن سے اجتماعی بسوں کے ذریعے لوگوں کو لایا جائے اور پارکنگ کا بہتر اور منظم نظام قائم کیا جائے۔

سوال: حضور انور نے احمدیوں کو جماعتی تقریبات میں کن باتوں کا خیال رکھنے کی تلقین کی؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی ہر حرکت جماعت کی نمائندگی کرتی ہے، اس لیے صبر، نظم وضبط اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ضروری ہے۔

سوال: اگلے سال کے جلسہ کے متعلق کیا اہم بات بیان ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ اگلا سال خلافت جوبلی کا جلسہ ہوگا، اس لیے اس کے انتظامات زیادہ وسیع اور بہتر منصوبہ بندی کے متقاضی ہوں گے۔

سوال: عورتوں اور بچوں نے کس قربانی اور صبر کا نمونہ دکھایا؟

جواب: وہ کئی کئی گھنٹے بارش میں بھیگتے ہوئے بسوں کے انتظار میں کھڑے رہے مگر کسی نے بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا۔

سوال: حضور انور نے اس منظر پر کیا جذبات ظاہر فرمائے؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ جماعت کے ان قربانی کے نمونوں کو دیکھ کر دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور آپ رات بھر ان کی صحت وسلامتی کے لیے دعا کرتے رہے۔

سوال: انتظامیہ نے اپنی بعض کوتاہیوں کے متعلق کیا رویہ اختیار کیا؟

جواب: انتظامیہ نے اپنی کمزوریوں کا اعتراف کیا، معذرت پیش کی اور آئندہ اصلاح کا عزم ظاہر کیا۔

سوال: پولیس کے رویہ کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ بعض پولیس افسران نے جلد بازی دکھائی، جس سے بعض مسائل بڑھے، اور یہ سبق ملا کہ ہر قسم کے حالات کے لیے مکمل منصوبہ بندی ضروری ہے۔

سوال: جلسہ کے عمومی انتظامات کے متعلق کیا تاثر بیان کیا گیا؟

جواب: عمومی طور پر جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے اور پولیس و دیگر مہمانوں نے بھی ان کی تعریف کی۔

سوال: حضور انور نے کارکنان کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے تمام ناظمین، منتظمین اور معاونین کی بے لوث خدمت، محنت اور قربانی کو سراہا اور ان کے لیے دعائیں کیں۔

سوال: کارکنان نے کن مشکل حالات میں خدمت انجام دی؟

جواب: شدید بارش، کیچڑ، تھکاوٹ اور رات گئے تک مسلسل کام کے باوجود کارکنان نے خوش دلی سے خدمت جاری رکھی۔

سوال: یوگنڈا کے وزیر نے کارکنان کو دیکھ کر کیا تاثر دیا؟

جواب: انہوں نے کہا کہ وہ حیران ہیں کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بغیر کسی دنیاوی فائدہ کے انتہائی عاجزی سے خدمت کر رہے ہیں۔

سوال: حضور انور نے اس تاثر پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ یہی احمدیت کی خوبصورتی اور حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی انقلاب کا ثمر ہے۔

سوال: حدیث مَنۡ لَا یَشۡکُرُ النَّاسَ لَا یَشۡکُرُ اللّٰہَ کے تحت کیا سبق دیا گیا؟

جواب: جو لوگوں کا شکرادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا، اس لیے کارکنان کی خدمات کی قدر کرنا ضروری ہے۔

سوال: ایم ٹی اے کے کارکنان نے کیا خدمت انجام دی؟

جواب: انہوں نے مسلسل محنت سے جلسہ کی کارروائی دنیا بھر میں براہ راست نشر کی، جس سے لاکھوں احمدیوں نے روحانی فیض حاصل کیا۔

سوال: ایم ٹی اے کارکنان کی قربانی کی ایک مثال کیا بیان ہوئی؟

جواب: شدید تھکاوٹ کے باعث بعض کارکن کیچڑ میں گر کر وہیں سو گئے مگر پھر بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔

سوال: غیر از جماعت مہمانوں پر جلسہ کے کیا اثرات ہوئے؟

جواب: وہ جلسہ کے نظم، محبت، اخلاص اور قربانی کے نظارے دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور اسے حقیقی اسلام کی تصویر قرار دیا۔

سوال: امریکہ سے آنے والے احمدیوں نے کیا تاثر دیا؟

جواب: انہوں نے کہا کہ جلسہ کا ماحول روحانیت، اخلاص اور بھائی چارے کے لحاظ سے غیر معمولی تھا۔

سوال: قرآن کریم کی کون سی آیت کے ذریعے شکرگزاری کی اہمیت بیان کی گئی؟

جواب: لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

سوال: تقویٰ اور شکرگزاری کے تعلق کے متعلق کیا فرمایا گیا؟

جواب: حقیقی شکرگزاری صرف وہی کر سکتا ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے۔

سوال: اس خطبہ کا مرکزی پیغام کیا ہے؟

جواب: اس خطبہ کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ: شکرگزاری، صبر، قربانی، نظم وضبط، خدمتِ خلق، اطاعتِ خلافت اور اعلیٰ اخلاق ہی جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

❁❁❁

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لیے

ایک ضروری یاددہانی!

اپنے پیارے امام امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
بابرکت ارشاد کے زیرِ تابع اپنے آپ کو روحانی آہنی قلعے میں محفوظ کرنے کے لیے

کیا آج ہم نے درج ذیل دعاؤں کا وِرد کر لیا ہے؟

200 دفعہ دُرود شریف

(بڑی عمر کے افراد 200 دفعہ-15 سے 25 سال کے افراد، (کم از کم) 100 دفعہ-بچے 33 دفعہ-چھوٹے بچے، 3 سے 4 دفعہ-والدین کے ساتھ)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔
اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمدؐ کی آل پر)

(Holy is Allah and worthy of all praise. Holy is Allah,the Great. O Allah! bestow Your blessings on Muhammad^{sa} and on the people of Muhammad^{sa}.)

100 دفعہ اِستغفار

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

(ترجمہ: میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اُسی کی طرف جھکتا ہوں)

100 دفعہ درج ذیل دعا

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

(ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما)

(O my Lord! Everything serves You. So, O my Lord, protect me and help me and have mercy on me.)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے اس روحانی آہنی قلعے میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁❁❁

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 12595: میں شبانہ شیخ زوجہ مکرم شیخ منظر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1977ء تاریخ بیعت 1995ء ساکن: کنڈنگہ بھاگلپور ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی تین گرام، ہار 10 گرام، انگوٹھی 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، 4 کٹھہ زمین جس کا خسرہ نمبر 47/435 ہے۔ حق مہر -/2,000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صداقت حسین راج   الامۃ : شبانہ شیخ   گواہ : رفیق الاسلام

مسل نمبر 12596: میں حمیدہ خاتون زوجہ مکرم رفیق الاسلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 22 اگست 2002ء پیدائشی احمدی ساکن: دمیر گری بنگل گاؤں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 24 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 1 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پائل 2 گرام۔ حق مہر -/60,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صداقت حسین راج   الامۃ : حمیدہ خاتون   گواہ : رفیق الاسلام

مسل نمبر 12597: میں وسیمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ ذاکر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 22 اگست 1976ء پیدائشی احمدی ساکن: کوٹلپور بنکورہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ قادیان میں 5 مرلہ زمین جسکا کھتیان نمبر 303 ہے پلاٹ نمبر 127۔ زیور طلائی: ہاتھ کی چوڑی دو عدد 30 گرام، گلے کا ہار دو عدد 40 گرام، کان کی بالی دو جوڑی 7 گرام، انگوٹھی 7 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ حق مہر 50 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شہادت حسین راج   الامۃ : وسیمہ بیگم   گواہ : رفیق الاسلام

مسل نمبر 12598: میں شیخ سالکہ زوجہ مکرم شیخ عبوالحسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1968ء تاریخ بیعت 1994ء ساکن: کنڈنگہ بھاگلپور بنکورہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کنگن 5 گرام، کان کی بالی 5 گرام، انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شہادت حسین راج   الامۃ : شیخ سالکہ   گواہ : رفیق الاسلام

مسل نمبر 12599: میں شیخ محمد رفیع ولد مکرم شیخ نور محمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2 فروری 1986 تاریخ بیعت 1999ء ساکن: کنڈنگہ بھاگلپور بنکورہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد صغیر عالم   العبد : شیخ محمد رفیع   گواہ : رفیق الاسلام

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 نومبر 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرم مرزا عبد الباسط صاحب

ابن مکرم مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم

(ہانسلو۔ یوکے)

۹ر نومبر ۲۰۲۵ء کو ۷۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ ۱۹۸۵ء میں یوکے آئے۔ مرحوم ابتدا سے ہی جماعت کی خدمت میں بڑے مستعد تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے یوکے آنے پر حفاظت کی ڈیوٹی بجالاتے رہے۔ جلسہ سالانہ یوکے پر تمام ممالک کے جھنڈے لگانے اور پرچم کشائی کا کام بھی شروع سے سرانجام دیتے رہے۔ جماعتی فنکشنز اور خصوصی تقریبات اور مساجد کے افتتاح وغیرہ پر ہر قسم کی سجاوٹ اور سپیشل ارینجمنٹ کی ڈیوٹی بھی باحسن طریق ادا کرتے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی نیشنل عاملہ میں خدمت کے علاوہ ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس کی انتظامیہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ہانسلو جماعت میں بطور سیکرٹری جائیداد خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ ربوہ میں سکول اور کالج کی باسکٹ بال ٹیم میں شامل رہے اور ترقی کرتے کرتے پاکستان کی قومی ٹیم میں بھی شامل ہوئے۔ والی بال اور فٹ بال کے بھی بہترین کھلاڑی تھے۔ مجلس صحت یوکے میں بطور صدر باسکٹ بال خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے شریف النفس، جماعت کے خدمت گزار، خلافت کے شیدائی ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی، ہمشیرہ اور تین بھائی شامل ہیں۔ آپ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب (سیکرٹری ضیافت یوکے) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ رضیہ فردوس صاحبہ

اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم (ربوہ)

۲۸ر اپریل ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت اللہ دتہ صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، صابرہ وشاکرہ، خوش اخلاق ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کرتیں۔ خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم غلام مصطفیٰ بیگ صاحب

(آف جعفر آباد)

۲۹ر جون ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ۱۹۸۰ء میں بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ ڈی ایس پی کی پوسٹ سے ریٹائر ہوئے۔ مرحوم نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، ہمدرد، ملنسار، ایک نیک فطرت اور مخلص انسان تھے۔ حضور انور کے خطبات اور خطابات بڑی باقاعدگی اور اہتمام سے سنتے تھے۔ مخالفت کے باوجود احمدیوں کے مقدمات میں مدد کرتے رہے۔ بہت شوق سے تبلیغ بھی کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں مربیان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ آپ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب مرحوم (صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کے خالہ زاد بھائی تھے۔

(3) مکرمہ عذرہ مبشر صاحبہ

اہلیہ مکرم مبشر احمد انجم صاحب

(۱۰۸ ر ب۔ چودھری والا۔ ضلع فیصل آباد)

۲۳ر اگست ۲۰۲۵ء کو ۶۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ سابق درویش قادیان مکرم چودھری عبد الغفور رندھاوا صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ نے لمبا عرصہ اپنی مجلس میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، مہمان نواز، ہمدرد، غریب پرور اور دوسروں کے کام آنے والی ایک نیک فطرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم محمد عارف احمد صاحب

ابن مکرم رحمت خان صاحب

(نصیر آباد سلطان ربوہ)

۲۰ر جون ۲۰۲۵ء کو ۵۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا نے ۱۹۴۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور میں احمدیت قبول کی۔ آپ بڑے نیک اور خوش اخلاق انسان تھے۔ خلافت اور جماعت سے گہرا اخلاص کا تعلق تھا اور بچوں کو بھی نظام جماعت سے جوڑ کر رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور تین بھائی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

⁂

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان Weekly BADAR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 28 May - 2026 Issue. 22

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 99153 79255
e-mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

خلاصہ خطبہ جمعہ

عاجزی وانکساری کی روشنی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کا دل آویز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 مئی 2026ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی سیرت کے پہلو عجز وانکسار کا ذکر ہو رہا تھا۔ آج بھی وہی ذکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاجزی کا کیا معیار تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کی مثالیں دے کر آپؐ اس کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: مَیں اسی طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے کیونکہ مَیں بھی تو ایک بندہ ہی ہوں۔ یعنی سرداروں اور رئیسوں والا تکبر اور خود بینی نمائش میرے اندر نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا، وہ ایسی تیز تھی کہ اس سے آگے کوئی اونٹ نہیں نکل سکتا تھا۔ ایک بدوی اپنے ایک جوان اونٹ پر سوار آیا اور مقابلے میں وہ اونٹ عضباء سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں کو سخت ناگوار گزرا کہ عضباء پیچھے رہ گئی اور تم آگے نکل گئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اس رویّہ پر فرمایا کہ اللہ کا حق ہے کہ جس چیز کو دنیا میں اٹھاتا ہے اس کو نیچا بھی دکھاتا ہے۔

پھر عاجزی کی ایک اَور مثال حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں مجھے نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی تھی کہ اس کے بدلے مجھے پوری دنیا بھی مل جاتی تو بھی مجھے خوشی نہ ہوتی۔ آپؐ پر درود بھیجنے کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن عاجزی کی انتہا ہے کہ آپؐ اپنے ایک مرید کو فرما رہے ہیں کہ میرے لیے دعا کرنا۔

کسی کام کے کرنے میں بھی آپؐ عار نہیں سمجھتے تھے اور چھوٹے سے چھوٹا کام بھی آپؐ خود کر کے دوسروں کو دکھاتے تھے بلکہ سکھاتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک لڑکے کے پاس سے ہوا۔ وہ ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ تو آپؐ نے اسے پرے کیا اور فرمایا پیچھے ہٹو تا کہ میں تمہیں صحیح طریقہ دکھاؤں کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ تم کھال اتارنے میں مہارت رکھتے ہو۔ چنانچہ آپؐ نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اسے اندر تک لے گئے یہاں تک کہ وہ بغل تک چھپ گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا یوں کرو۔ اے لڑکے! اس طرح کھال اتارو۔ آپؐ نے اس کا سارا کام بھی کیا اور سکھایا بھی۔

حضرت خبابؓ کی بیٹی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس بکری دودھ دوہنے کے لیے لے کر آئی۔ تو آپؐ نے اسے باندھا اور اس کا دودھ دوہا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس بڑا برتن لے کر آؤ۔ سو میں ایک بڑا برتن لائی تو آپؐ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ وہ بھر گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا خود بھی پیو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پلاؤ۔

سلام کرنے اور مجلس میں بیٹھنے کے بارے میں بھی آپؐ کی عاجزانہ حالت اور اعلیٰ اخلاق کی مثال ملتی ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا تو آپؐ اس سے مصافحہ فرماتے۔ آپؐ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ کھینچ لیتا اور آپؐ اپنا چہرہ مبارک اس کے چہرے سے نہ موڑتے یہاں تک کہ وہ شخص خود منہ موڑ لیتا اور آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا گیا کہ اپنے ہم نشین کے سامنے گھٹنے بڑھائے ہوئے ہوں۔

بادیہ نشینوں میں ایک زاہر نامی صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیہات کی سوغاتیں لایا کرتے تھے اور جب وہ جانے لگتا تو آنحضرتؐ بھی اس کو کافی مال ومتاع دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ زاہر ہمارے بادیہ نشین یعنی گاؤں میں رہنے والے دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔

ایک دن ایسا ہوا کہ زاہر بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے تھے کہ نبی کریمؐ اس کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ حضرت زاہرؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو۔ لیکن جب انہوں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرتؐ کو پہچان لیا تو اپنی کمر نبی کریمؐ کے سینہ مبارک سے ملنے لگے۔ آنحضرتؐ نے کہنا شروع کر دیا کہ کون اس غلام کو خریدے گا؟ حضرت زاہر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! تب تو آپؐ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے۔ مجھے کس نے خریدنا ہے؟ اس پر نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو، یا فرمایا کہ اللہ کے حضور تم بہت قیمتی ہو۔

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کے بارے میں پوچھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لاتے تو گھر کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ جلّ شانہٗ کے لیے وقف فرماتے۔ ایک حصہ اپنے اہل کے لیے۔ اور ایک حصہ خود اپنے لیے۔ پھر اپنے حصے کو بھی اپنے اور لوگوں کے درمیان بانٹ لیتے اور اس میں خاص صحابہؓ کے ذریعے عام لوگوں تک دین کی باتیں پہنچاتے اور ان سے کوئی بات بچا نہ رکھتے۔

آپؐ پر جو پہلی وحی ہوئی اس سے بھی آپؐ کی عاجزی اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: سب سے پہلی وحی غار حرا میں نازل ہوئی جس میں جبرائیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آئے اور کہا اِقْرَأْ یعنی پڑھ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بوجھ مجھ پر نہ ڈالا جائے کیونکہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی کتاب تو نہیں رکھی تھی جسے آپؐ نے پڑھنا تھا بلکہ جو کچھ جبرائیل بتاتا وہ آپؐ کو زبانی کہنا تھا اور یہ آپؐ کہہ سکتے تھے مگر آپؐ نے انکسار کا اظہار کیا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چنا تھا اس لیے بار بار کہا کہ پڑھو۔ آخر تیسری بار کہنے پر آپؐ نے پڑھا۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور اس وقت آپؐ ایک چٹائی پر تھے اور آپؐ کے اور اس بوریے کے درمیان کوئی چیز نہ تھی اور آپؐ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور آپؐ کے پاؤں کے پاس کیکر کے پتوں کا ڈھیر لگا تھا۔ میں نے آپؐ کے پہلو میں چٹائی کا نشان بھی دیکھا۔ یہ دیکھ کر میں رو پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تمہیں کیا بات رُلا رہی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کسریٰ وقیصر آسائش میں ہیں۔ آپؐ تو اللہ کے رسول ہیں اور اس حال میں۔ آپؐ نے فرمایا:

کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو۔

بد اخلاق لوگوں سے بھی آپؐ ہمیشہ نرمی اور عاجزی کا سلوک فرماتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر اپنا حق طلب کیا اور سخت لہجہ اختیار کیا۔ صحابہ کرامؓ غصہ ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور ایک اونٹ خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے کہا ہمیں اس کے قرض کے برابر اونٹ نہیں مل رہا بلکہ اس سے زیادہ قیمتی اونٹ مل رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہی اسے دے دو کیونکہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں سب سے بہتر ہے۔

فتح مکہ کے وقت حضرت ابوبکرؓ اپنے والد کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے ابوبکر! تم اس عمر رسیدہ شخص کو گھر رہنے دیتے۔ مَیں خود ان کے پاس آجاتا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپؐ نے انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لے آئیں آپ سلامتی میں آجائیں گے۔ چنانچہ ابوقحافہؓ نے اسلام قبول کر لیا۔

آپؐ کے گھر کے بارے میں حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے سب کے لیے کھلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ کوئی دربان کھڑا ہوتا تھا نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے صبح شام بڑے بڑے برتنوں میں کھانے پیش کیے جاتے تھے۔ یعنی اعلیٰ قسم کے کھانے پیش نہ ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی ملاقات کرنا چاہتا وہ آسانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھتے۔ سادہ اور موٹے کپڑے پہنتے۔ گدھے پر سوار ہوتے۔ لوگوں کو اپنی سواری کے پیچھے بٹھاتے اور کھانے کے بعد اپنے انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے یعنی صاف کر لیتے تھے۔

انگلیاں چاٹنے کے بارے میں حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کا ایک نوٹ ہے جس میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیوں میں خاص لمس کی طاقت ہے۔ اس لیے اگر کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لی جائیں تو ہاضمہ میں مفید ہوتا ہے۔

مسجد کی صفائی کرنے کے متعلق حضرت یعقوب بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آنے والی گرد و غبار کو ایک چھڑی کے ساتھ صاف کر لیا کرتے۔ یعنی چھڑی کے آگے کوئی کپڑا وغیرہ لگا کر اس سے جھاڑ پونچھ کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بہت رحیم وکریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لیے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل وخوار کیا۔ اس لیے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔

آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارك وسلم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کی سنت پر چلتے ہوئے عاجزی کی راہوں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک داؤد محمود صاحب ابن محمد اسحاق صاحب مرحوم آف وہاڑی حال کراچی کا ذکر خیر فرمایا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے دادا محمد دین صاحب نے ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مقامی سطح پر صدر جماعت اور سیکرٹری جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے محمد اکمل صاحب گیمبیا میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جو میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنے والد کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔ حضور انور نے مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا کی۔

* * *

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad